پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو - کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۲۹ شعبان ۱۴۰۳
۱۰ جون ۱۹۸۳

جلد ۱۲
شمارہ ۶

استقبالِ رمضان

حکیم محمد سعید

آج رمضان المبارک کی ہستی ہے۔ یہ مہینہ رحمتوں، برکتوں، سعادتوں اور نعمتوں کا مہینہ ہے۔ اس کی آمد پر ہر فرزندِ اسلام، ہر صاحبِ ایمان فرحت و مسرت محسوس کرتا ہے اور سعادتِ امید و بیم کے ساتھ اس کا استقبال کرتا ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، مرد عورت، مشرقی مغربی، شمالی جنوبی، کالے گورے کی تمیز نہیں۔ تمیز ہے تو بس ایمان و عقیدے کی۔ جس نے ایمان سے بہرہ پایا ہے، وہ رمضان کو خوش آمدید کہتا ہے، رمضان سے برکتیں حاصل کرتا ہے، دینی فوائد حاصل کرتا ہے اور دعا میں اللہ تعالیٰ کی جانب لا محدود عطا کی کوشش کرتا ہے۔

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے:

"رمضان کے مہینے میں قرآن اتارا گیا۔ اس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور روشن دلیلیں ہیں راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔ پس تم میں سے جو کوئی پائے اس مہینے کو تو روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کو پوری کوشش کرنی چاہیئے دوسرے دنوں سے۔ اللہ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا اور یہ کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی کرو اس بات پر کہ تم کو ہدایت عطا کی کہ تم احسان مانو۔"

(البقرہ - ۱۸۵)

غور طلب ہے کہ اس ماہ کی عظمت یہ بیان فرمائی جا رہی ہے کہ اس میں قرآن نازل فرمایا گیا ہے جو ہدایت ہے، رہنمائی ہے سیدھے سچے راستے کی طرف۔ قرآن میں روشن دلیلیں ہیں۔ دوسری عظمت رمضان کی یہ ہے کہ اس میں روزے فرض کئے گئے

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

(سورۃ البقرہ رکوع ۲۳ آیت ۱)

یعنی:

"اے اصحاب ایمان! تم پر روزے فرض کئے گئے، اس طرح جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

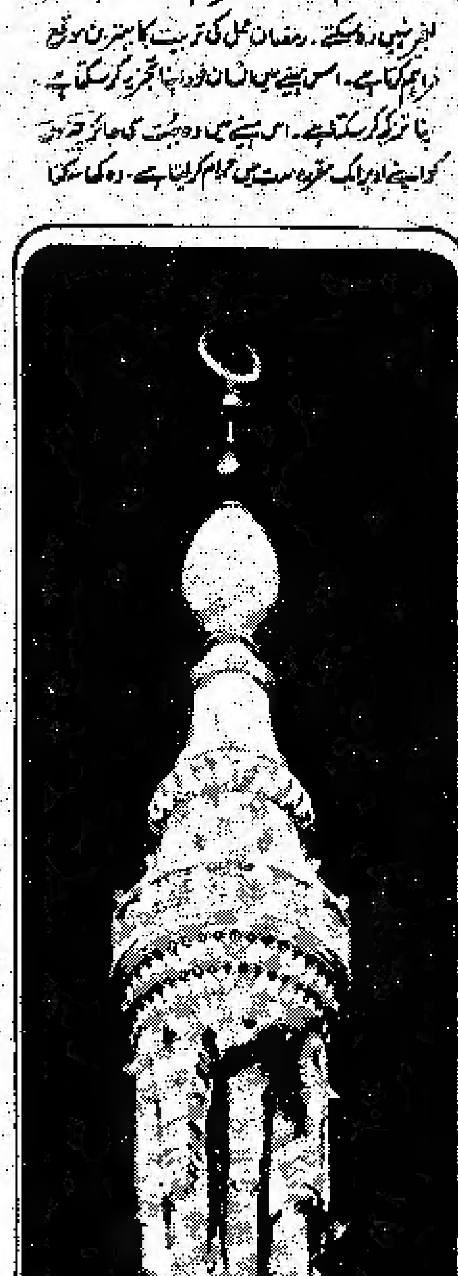
روزے کا مقصد نیکی و پرہیزگاری بیان فرمایا گیا ہے اور اسی ماہ میں قرآن کا نزول ہوا تاکہ نیکی اور پرہیزگاری پاکیزگی اور نکوکاری کے لئے پوری پوری رہنمائی میسر آ سکے۔ قرآن مکمل ضابطۂ اخلاق ہے اور دستورِ حیات۔ اور رمضان کا سب سے بڑا عطیہ یہ ہے کہ اس ماہِ مقدس میں شارعِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابِ ہدایت اتاری گئی جس کی روشنی قیامت تک نسلِ انسانی کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ قرآن ہمیں بہترین زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے کا صحیح معیار عطا فرماتا ہے۔ وسیع جامعات یا سنت دکھاتا ہے۔ عبادات و معبود کے تعلق کو واضح کرتا ہے اور دین و دنیا کی نعمتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اخلاق و عمل کا مثالی نمونہ دیتا ہے۔ تقویٰ اور طہارت کے اصول سکھاتا ہے، انسان اور انسان کے درمیان محبت اور وحدت کی بنیادیں مہیا کرتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی رہنما اصولوں کی تعلیم دیتا ہے۔ انسان کی عظمت اور مجد و شرف کو نمایاں کرتا ہے۔

رمضان کی دوسری فضیلت اس لحاظ سے ہے کہ روزے تربیتِ نفس کا بہترین ذریعہ ہیں۔ پاکیزگی زندگی کے لئے نفس کی تربیت لازمی ہے۔ محض اچھے اصولوں کی تعلیم اس وقت تک بے نتیجہ ہے جب تک افراد کی تربیت اس کے مطابق نہ ہو۔ قول کچھ ہو اور عمل کچھ ہو تو قول کا حسن بے معنی ہو جاتا ہے۔ اصل اہمیت عمل کی ہے۔ عمل ہی انسان کا آئینہ ہے اور اس سے انسان کی پستی یا بلندی ظاہر ہوتی ہے۔ قرآن عمل کی تعلیم دیتا ہے اور عمل ہی کی بنیاد پر انسان کو جانچتا ہے۔ جس معاشرے کے افراد عمل سے عاری ہوں وہ معاشرہ قرآن کے معیار سے ناقص اور ناکام ہے۔ اس کے افراد نکبت سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ رمضان عمل کی تربیت کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اس مہینے میں انسان خود اپنا تجزیہ کر سکتا ہے، اپنا تزکیہ کر سکتا ہے۔ اس مہینے میں وہ بعض جائز چیزوں کو اپنے اوپر ایک مقررہ مدت میں حرام کر لیتا ہے۔ وہ کھا سکتا ہے مگر نہیں کھاتا۔ وہ پی سکتا ہے مگر نہیں پیتا۔ وہ اپنے نفس کی دوسری خواہشات بھی پوری کر سکتا ہے مگر وہ ان جائز خواہشات کی تکمیل بھی نہیں کرتا کیونکہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کی ہمدردی اور خدمت بھی کرتا ہے اور ان کے دکھ درد کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں قرآن جیسی روشن کتاب سے نوازا۔ ہم اس کی روشنی میں اپنے دلوں کو منور کر سکتے ہیں، اپنے اخلاق کو چمکا سکتے ہیں، اپنی عادات کو سنوار سکتے ہیں۔ خاص طور پر سعادتوں اور برکتوں کے اس مہینے میں ہمیں قرآن سے زیادہ قریب ہونا چاہیئے۔ قرآن سے اپنے تعلق کو زیادہ اور مضبوط کرنا چاہیئے۔ قرآن کے راستے پر پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قرآن ہمارا رہنما ہے۔ اس کی رہنمائی سے ہمیں پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس مہینے میں اللہ کی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی ہم اگر چاہیں تو یہی ہمارا نصور ہے۔ ہم اللہ کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور بندگی کی زندگی کو خوبی سے گزار سکتے ہیں۔ اسی کی بندگی سے رنگ جائیں گے تو دنیا کی ہر طاقت ہمارے سامنے جھک جائے گی۔ ہمارے سامنے سیرتِ طیبہ کا بہترین نمونہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ اس نمونے کی موجودگی میں ہمیں کسی دوسری طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اور صرف اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے ہی ہم سرفراز اور سرخرو ہو سکتے ہیں۔ سربلندی اور سرفرازی ہماری منتظر ہے۔ قرآن کی بتائی ہوئی راہ پر اگر آپ چل پڑیں تو بلندیاں آپ کے پیچھے پیچھے آئیں گی۔ اور اس کے آغاز کے لئے رمضان بہترین وقت ہے۔

ہم ان جذبات و عزائم کے ساتھ استقبالِ ماہِ رمضان المبارک کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر چلائیں اور رمضان کی برکات و فیوض سے بہرہ ور فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو

القرآن

بارانِ رحمت

روزے میں ایک خاص بات ایسی ہے جو کسی عبادت میں نہیں۔ وہ خاص بات یہ ہے کہ چونکہ روزہ ہونے یا نہ ہونے کی بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں ہو سکتی اس لئے روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوگا اور اگر فی الحال اس میں کچھ کمی ہوگی تو تجربے سے ثابت ہے کہ محبت و عظمت کے کام کرنے سے محبت و عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے روزہ رکھنے سے یہ کمی پوری ہو جائے گی۔

(مولانا اشرف علی تھانوی)

وہ کون سی شب مبارک تھی جس میں خدائی کلام روح پر ضیا ایک انسان کے منہ میں ڈالا گیا جو لیلۃ القدر یعنی عزت و حرمت کی رات تھی جو ہزار مہینے سے بہتر تھی آسمان کی باتیں زمین والوں کو سنائیں وہ امن و سلامتی کی رات تھی کیا تھی یہی دنیا کے لئے امن و سلامتی کا پیغام اترا۔ یہ وہ شب ہے جس میں اقوامِ عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا۔ یہ وہ شب ہے جس میں برکت و معانی کی ہم پر سب سے پہلی بارش ہوئی۔ یہ وہ شب ہے جس میں (اسی مہینے میں) جو خزینہ جنت تھا کلامِ الٰہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوئے اور رحمت اپنے آسمان سے زمین تک نزول کیا جس پر مسلم کو ناز ہے کہ وہ اس لیلہ مبارک میں رحمتوں کا طالب تھا۔ اور اس رحمان و رحیم ہستی کے آگے سرِ نیاز خم کر کے جبین پر سجدہ کو زمین کے اوپر خاکساری سے رکھے اور بعد خضوع و خشوع دستِ تضرع دراز کرے۔

(مولانا ابوالکلام آزاد)

اللہ تعالیٰ نے معدے کو غذا سے خالی تو اسی لئے رکھا تھا کہ اس کے انوار سے سینہ معمور ہو سکے اور بارِ رحمت سے دل کی سیاہیاں دھل سکیں اور اگر دل کے حجاب ویسے کا ویسا رہا اور انوارِ الٰہی کے نام پر کے سے جیسا محسوس ہوتا ہے تو بھوک اور پیاس کی سختیاں جھیلنے سے کیا حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی جزا اور روزے کا ثواب بے حد و حساب رکھا ہے۔ آپ اگر اس کے حکم پر سر خم کر کے اس فرض کو پورا کریں گے اور اس کے تمام حقوق ادا کریں گے تو آپ کو اپنی راہ میں بھوکا پیاسا رکھنے والا اپنی ان نعمتوں اور بخششوں سے سرفراز فرمائے گا اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

(سید ابوبکر غزنوی)

جمال ریزئ ماہِ صیام

غافل کرنالی

جمال ریزئ ماہِ صیام کیا کہنا
چھلک رہا ہے شریعت کا جام کیا کہنا
یہ مسجدوں میں تراویح کے حسیں منظر
بہارِ سنتِ خیر الانام کیا کہنا
عجیب کیف ہے قرآن کی صداؤں میں
اتر رہا ہے خدا کا کلام کیا کہنا
دلوں میں نور کی قندیل ہو گئی روشن
فروغِ بزمِ درود و سلام کیا کہنا
لبوں کا روح کا قلب و نظر کا روزہ ہے
رضائے حق کا حسیں اہتمام کیا کہنا

مونٹریال

دس ہزار سے زائد مسلمانوں پر اسلام کی آڑ میں ابلیس کی یلغار

کلیم اللہ خان

اگر لیبیا، ایران، ایرانی، اسلامی حکومت اور قرآنی معاشرہ قائم کرنے آتے ہیں وہ اصلاحی قائم کریں تو وہ زیادہ ضروری ہے ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں تو بہتر ہو۔

مونٹریال کے ہر ادارے والے چاہتے ہیں کہ مونٹریال کے مسلمان صرف انکی عمارت میں آکر نماز پڑھیں۔ جو مسلمان دوسروں کی عمارت میں نماز پڑھتے ہیں انکو یہ حضرات جہنم میں بھجوائیں گے۔ آپ نے کبھی غور کیا کہ مونٹریال میں ... زیادہ نہیں ہیں۔ اب اگر مونٹریال میں ان نمازیوں کیلئے ... مسجدیں کھل جائیں تو ... رہ جائیں گے۔

تو پھر وہاں کے سربراہ شور مچائیں گے کہ دیکھو ہم نے اتنی بڑی عمارت کھڑی کر دی ہے اور لوگ اسکو استعمال کرنے نہیں آتے۔ اسکا اتنا بڑا خرچہ ہے وہ کیسے پورا ہو وغیرہ وغیرہ بیرونی ادارہ فوراً ایک کرہ ترہ دے گا کر یہ ہو ... بادشاہ کے خلاف نہ کچھ کہا جائے نہ لکھا جائے لازمی کچھ کیا جائے۔ بس جو احکامات ہمارے جاری ہوں ان پر بغیر چوں و چرا تعمیل ہو۔ ورنہ جہنم رسید۔ ہمارے مونٹریال کے اداروں کے بیشتر کام بجائے اپنے شہر کے مسلمانوں کی خدمت کرنے کے ان بیرونی اداروں کو خوش کرنا ہوتا ہے۔

میرے خیال میں اس بیماری سے نجات کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ تمام اداروں سے بیرونی مداخلت بالکل نکال دی جائے یعنی ISNA - FIA - CMCC - MSA وغیرہ وغیرہ سب کا بالکل بائیکاٹ ...

...

ادارہ میں کسی مستحق کو داخل نہیں دے سکتے۔ مسجد میں آئیں نماز پڑھیں اور غائب ہو جائیں۔ نوجوان طبقہ صرف بہتر انتظامیہ ہی نہیں کرے گا۔ بلکہ تمام کو ملا کر متحدہ ایک ہی مرکزی ادارہ بنا دے گا۔

- مسلمانوں کو مساجد خریدنے، بنانے اور چلانے کیلئے خطیر رقم یہ کہہ کر دی جاتی ہیں
- جتنے چاہو ڈالر لے لو مگر مشرق وسطیٰ کے غیر اسلامی اور غیر قرآنی حکمرانوں، بادشاہوں اور شیخوں پر نکتہ چینی مت کرو۔
- نام نہاد اسلامی اداروں کے منتظمین، دوزخ، جنت کے ٹھیکیدار بن گئے ہیں امریکہ اور ان کا مقصد ایک ہے۔
- مونٹریال کے مسلمانوں کو ان نفاق پھیلانے والوں کی ضرورت نہیں ہے
- آپ نے دو عیدیں سنی ہوں گی مگر مونٹریال میں تین تین عیدیں ہو جاتی ہیں۔

لیکن یہ لوگوں نے مونٹریال میں صرف ایک دو مرتبہ دو عیدیں دیکھی ہوں۔ میں نے یہاں تین تین عیدیں بھی دیکھی ہیں۔ میں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب یہاں صرف تھے محدود مسلمان تھے کہ عید کی نماز ایک گھر کے BASEMENT میں ہو جاتی تھی۔ اس وقت یہاں صرف ایک ادارہ تھا اور اسکے عہدہ داری کے لیے لوگوں کی خوشامد کرنی پڑتی تھی۔ عہدہ دار بننے کے بجائے لوگوں میں کام کرنے کا جذبہ زیادہ تھا۔

اب ابلیس کی مہربانی سے مونٹریال میں تقریباً ... ادارے ہیں۔ ادارہ کے اندر کام کرنے والے کم ہیں لیکن عہدہ داری پر جھگڑنے اور تفرقہ پھیلانے والے بہت ہیں۔ ہر عہدہ دار اپنے آپ کو DICTATOR سمجھتا ہے کہ بغیر عوام کے مشورے سے جو کچھ وہ کہیں تمام لوگ آنکھ بند کر کے اسکی فرمانبرداری کریں ورنہ جہنم رسید۔

مسلمانوں کی آبادی اب مونٹریال میں دس یا بارہ ہزار سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے یا بدقسمتی سے ہماری COMMUNITY میں جو جیسے کم تعلیم کے لوگ کم ہیں جن کو بجائے عہدہ داری کے کام کرنے کا شوق زیادہ ہے۔ بلکہ لوگ زیادہ تر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بڑی بڑی جگہوں پر ملازم ہیں۔ الحمدللہ یہ بڑے فخر کی بات ہے لیکن اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ یہ لوگ کام کرنے کے بجائے عہدہ داری میں اتنی دلچسپی رکھتے ہیں کہ ناکامی کی صورت میں فوراً اپنا الگ ادارہ کھول دیتے ہیں جہاں انکو فوراً CHIEF بننے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہاں تک بھی خیر کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن ہر ادارہ کے سربراہ مونٹریال کے مسلمانوں کے لیے اپنے کو ASSISTANT GOD سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکو مونٹریال کے مسلمانوں کے لیے جہنم اور جنت کا ٹھیکیدار مقرر کر دیا ہے۔ اُن PRESIDENT/S یا IMAM/S یا مجلس شوریٰ کی بغیر منظوری کوئی مونٹریال کا مسلمان جنت میں نہیں جا سکتا اور جو ... چاہیں جہنم میں بھجوا سکتے ہیں۔

عیسائیت میں ہر گرجے کا پادری ASSISTANT GOD ہوتا ہے۔ بغیر کسی خدمت خلق لغزش کی بنا پر اسکو SUPERHUMAN کا درجہ مل جاتا ہے۔ یہ رسم مسلمانوں میں بھی ... کے تحت داخل ہو کر اب عیسائیت سے بھی زیادہ ... کر چکی ہے۔ عیسائیت کی تحریک ... مذہب اور ... آپ کو یہاں ہر اسلامی ادارہ میں ملے گی۔ ایک آدمی PRESIDENT ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی امام ... میں تو ایسا نہیں تھا۔ نہ خلافت راشدہ ...

میں کہیں ایسا ہوا۔ عیسائی ماحول میں رہنے کا یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ تمام دنیا کو ہم چلا چلا کر کہتے ہیں کہ اسلام میں مذہب اور حکومت الگ الگ چیزیں نہیں ہیں لیکن اپنے ہر اسلامی ادارہ میں ... تعلیم پر خلاف کرتے ہیں۔ ...

... HEAD OF STATE کو آپ کی جسمانی ... اور خدمات کے صلہ میں بنا یا تھا ... اپنے یا اپنی اولاد کے لیے کوئی جائداد نہیں چھوڑی۔ حضرت عمرؓ جیسے مفکر اعظم ... کی موجودگی میں حضرت ... کا انتخاب محض آپ کی خدمات کی زیادتی کی بنا پر ہوا ... امریکہ اور کنیڈا میں جو لوگ تفرقہ پھیلاتے ہیں ... بڑھ کر عہدہ داری اور حکمرانی کے لیے جانفشانی کرتے ہیں۔ آپ اُن کی خدمات کی فہرست مختصر پائیں گے۔ ... کے پاس سب سے بڑا شاہکار مسجد کی عمارت کی دیکھ بھال اور صفائی انکے نزدیک ذلیل کام ہے۔ کیونکہ ... اور اجلاس میں شرکت سے فرصت ہی نہیں ہے۔ ... کی مرمت کرنے کے بجائے انکے پاس باہر ... کے لیے وقت اور رقم زیادہ اہم ہے۔ جب اپنی ... کر دیتے ہیں تو کارآمد فیصلہ کبھی نہیں ہو گا بلکہ دوسرے ...

... FOREIGN ... CONTROLLED ... MIDDLE EAST ... AGENCIES ... DEPUTY GOD ... CONVENTION ...

... زیادہ اہم ہے۔ جس طرح ابلیس اور امریکہ نے مسلمانوں کی دنیا میں تفرقہ پھیلایا ہوا ہے وہی مونٹریال کے مسلمانوں میں بھی بدرجہ مستقل ہو گئی ہے۔ ہم لوگوں کو بھاری رقمیں دینے کے بجائے ...

کوئٹہ: بلوچستان میں سیاسی کشمکش

انور ساجدی

... کے بارے میں جو کچھ کہا اور اس کے جواب میں شیر محمد مری نے جواب وہ لہجہ اختیار کیا اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ بلوچستان میں حکومت اور بلوچ کس طرف جا رہے ہیں۔ حالانکہ شروع میں فریقین کے درمیان تعلقات کافی حد تک خوشگوار رہے خاص طور پر موجودہ گورنر رحیم الدین خان اور ان لوگوں ...

... کا معاوضہ دیں گے چنانچہ کیم جنوری کو "سارجو آف" کے مقام پر جو ... ۳۰ میل دور ہے مری قبائل کا ... اجتماع ہوا جس میں ایک کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کا ... سیاسی حلقوں کے مطابق اس اجتماع کا سب سے بڑا مقصد طاقت کا مظاہرہ تھا اور دوسرے حکومت کو خوفزدہ کرنا تھا ...

...

بھارت امریکہ سے ایک ارب ڈالر کا جنگی سامان خریدے گا

اسلحہ فراہم کرنے والی امریکی فرمیں اور بھارتی حکام مشین گنوں، ٹینکوں، لڑاکا طیاروں اور دوسرے ہتھیاروں کی خریداری پر بات چیت کر رہے ہیں: امریکی محکمہ دفاع



سنجے ماینکا کی شادی میرے خلاف سازش تھی

مقتول نے ان شاہ ساعتی کھریں وزیراعظم ہاؤس میں داخل کیا: اندرا

موت سے پہلے سنجے پر بھی انکشاف ہو گیا تھا

ہتھیاروں کی خریداری کی بھارتی درخواست پر امریکی سینیٹ مثبت کارروائی کرے گی

بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کیلئے ریگن انتظامیہ اہم کردار ادا کرنے کی تیاری کر رہی ہے: امریکی ترجمان

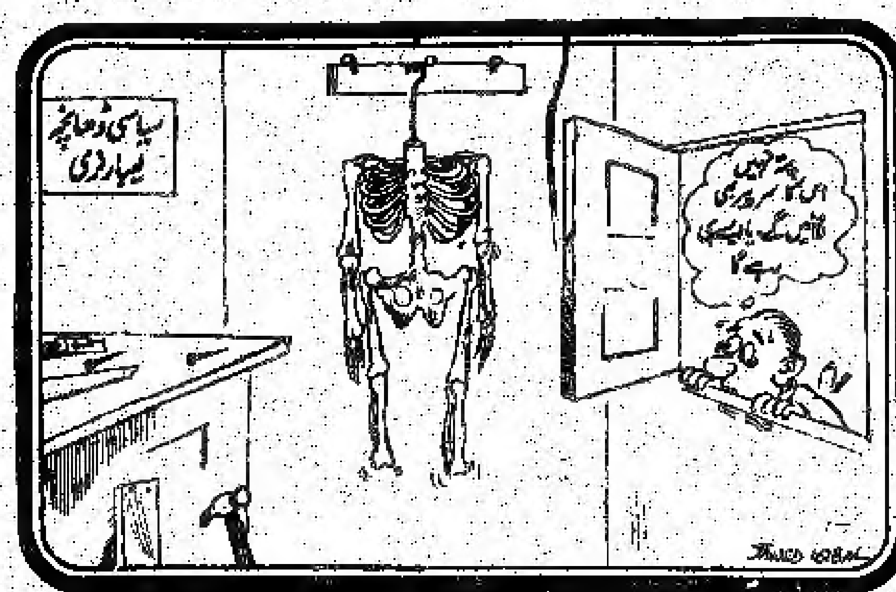
واشنگٹن — ...

ایم آر ڈی کے رہنماؤں نے خفیہ مشورے شروع کر دیئے

ایکشن کمیٹی کے مجوزہ اجلاس کی تاریخ بتانے سے گریز

قومی اسمبلی ہال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ

کراچی — ورلڈ اسلامک مشن اور کا عوام جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے فرانس میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کر رہی تھی اس موقع پر قومی اسمبلی کے اراکین نے اپنی نگاہوں سے حضور رسول کریم کے زندہ معجزہ کا مشاہدہ کیا۔ ...



متوقع سیاسی ڈھانچے کے بارے میں قیاس آرائیاں جاری ہیں

تودہ پارٹی کے اعتراف جرم پر پراودا کی تنقید

نیویارک — (رائٹر) روس نے ایران کی کمیونسٹ پارٹی کے خلاف ایرانی حکومت پر نکتہ چینی کی ہے۔ ...

مارشل لا ختم کیا جائے، بنگلہ دیشی وکلا کا مطالبہ

ڈھاکہ — (ڈی پی اے، رائٹر) بنگلہ دیش کے ...

طیارے سے سمندر میں گرنے والے دونوں بچے والدین کو مل گئے

انہیں نوبلی کے قریب ایک ماہی گیر نے بچایا، دو سال بعد ان کا سراغ ملا

ایرانی شہر پر عراق کا میزائلوں سے حملہ، ۱۵ افراد ہلاک

ڈھانچہ کے اعلان کے بعد سیاستدانوں سے بھی مشورہ کیا جائے گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ سیاستدان ڈھانچہ کو مسترد کردینگے

سیاسی ڈھانچہ پر ریفرنڈم کرایا جائے گا۔ ضیا

میں عملی سیاست میں داخل ہونے یا سیاسی جماعت بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا

نفاذِ اسلام کے اقدامات کو کوئی حکومت منسوخ نہیں کرسکے گی

عوام کی مشکلات کو ختم کرنے پر توجہ دی جارہی ہے

راولپنڈی ۔۔۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اعلان کیا ہے کہ مستقبل کے سیاسی ڈھانچے کے بارے میں راستے عامہ معلوم کرنے کیلئے ملک میں ریفرنڈم یا انتخابات کرائے جائیں گے۔ [illegible]

[illegible]

بنگلہ دیش کی فوجی حکومت صدارتی نظام قائم کریگی

آئین میں ترمیم کے لئے ریفرنڈم کرایا جائے گا، وزیر اطلاعات و نشریات انور کا اعلان

ڈھاکہ ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

۔۔۔ میں تحریک سول نافرمانی کی قیادت کریں گی

کراچی ۔۔۔ داستان رپورٹر ۔۔۔ کالعدم پیپلز پارٹی کی سربراہ بیگم نصرت بھٹو نے پیرس سے ٹیلی فون پر صوبہ سندھ کی پارٹی کے قائم مقام چیئرمین مخدوم خلیق الزماں سے بات چیت کی۔ کالعدم پیپلز پارٹی کے ذرائع کے مطابق نصرت بھٹو نے پارٹی کے کارکنوں کو پیغام دیا کہ وہ تحریک سول نافرمانی میں بھرپور حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ان دنوں میری صحت بہتر ہے۔ حالات اور صحت نے اجازت دی تو ۱۴ اگست سے قبل ملک واپس آجاؤں گی تاکہ تحریک سول نافرمانی کی خود قیادت کرسکوں۔ انہوں نے بے نظیر کی نظر بندی پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ان سے میرا ایک عرصہ سے کوئی رابطہ نہیں ہے کیونکہ بے نظیر کو ٹیلی فون کی سہولت حاصل نہیں۔

سرحد پار کرتے ہوئے پکڑے جانے والے "الذوالفقار" کے کارکن کا والد بھی گرفتار

مختلف مقامات سے کالعدم پیپلز پارٹی کے مزید سترہ کارکن حراست میں لے لیے گئے

ڈسکہ (نامہ نگار) چند روز قبل تحصیل شکر گڑھ کے قصبہ کوٹ نیناں کے علاقہ میں پاک بھارت سرحد کے قریب جن دو افراد جمیل اکبر خان اور غلام عباس کو مبینہ طور پر "الذوالفقار" کی صوبائی تنظیم کا پیغام لے کر جاتے ہوئے گرفتار کیا تھا ان میں سے ایک ملزم غلام عباس کے والد لطیف حسین شاہ کو بھی پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

اصغر خان کی کتاب کسی اور نے لکھی ہے

محاذ کے لئے باہر جانے والوں کی نبض نہیں دیکھی

ایم آر ڈی کا حشر بھی شوریٰ کا سا ہوگا

پیر پگارا کی باتیں

کراچی ۔۔۔ پاکستان مسلم لیگ (پگارا گروپ) کے سربراہ پیر پگارا نے کہا ہے کہ ۔۔۔ ائیر مارشل اصغر خان کی کتاب "جنرلز ان پالیٹکس" ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

شامی وزیر دفاع کو شام میں روسی میزائلوں کے اڈے تک جانے کی اجازت نہیں

ٹائم کا انکشاف

[illegible]

وی سی آر پر بھارتی فلم دیکھنے والوں کے بھاگنے سے چھت گر پڑی لڑکی ہلاک

پولیس نے مقدمہ درج کئے بغیر ملزمان کو رہا کردیا۔ ٹی وی اور وی سی آر بھی واپس کردیا

کراچی ۔۔۔ (اسٹاف رپورٹر) لیاقت آباد کے علاقہ میں مکان کی چھت گرنے سے ایک کم سن بچی ہلاک اور اس کا بھائی زخمی ہوگیا۔ [illegible]

[illegible]

ایران میں پندرہ سو کمیونسٹ رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا

مقدمات کھلی عدالتوں میں چلیں گے تاکہ سیاہ قوتوں کا کردار عیاں ہوسکے

لندن ۔۔۔ (ا ف پ) ایران میں ۔۔۔ کمیونسٹوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان کا تعلق تودہ کمیونسٹ پارٹی سے ہے ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

ہندوستان کی غلامی سے آزادی حاصل کرینگے

لندن ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

آئین کے استحکام کو تباہ کرنا ملک کی بنیادیں ہلانے کے مترادف ہے

عام انتخابات کے التواء کیلئے بہانے تراشے جارہے ہیں۔ مولانا فضل الرحمن

لاہور (اسٹاف رپورٹر) کالعدم ایم آر ڈی کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے آئین کے استحکام کو تباہ کرنا ملک کی بنیادیں ہلانے کے مترادف ہے۔ [illegible]

[illegible]

پی آئی اے نے پونے دو کروڑ ڈالر کی مالیت سے ایک اور ڈی سی ۱۰ طیارہ خرید لیا

جرمن ائیر لائن سے خریدا جانے والا ایئر بس جولائی میں پاکستان پہنچ گئے

کراچی ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

اصغر خان کو چیئرمین بنالیتے

تحریک استقلال الگ نہ ہوتی

[illegible]

یہاں سیاست ایبی سی سے شروع ہو کر جی ایچ کیو پر ختم ہوجاتی ہے۔ کنور قطب الدین

ملک میں منظم سازش کے تحت جمہوریت کو پنپنے نہیں دیا گیا

حیدرآباد ۔۔۔ کالعدم مسلم لیگ (پگارا گروپ) ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورنٹو کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سنو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا

امریکہ — محض تاجرِ اسلحہ

ایک اطلاع کے مطابق بھارت امریکہ سے ایف۔۲۰ طیارے خریدے گا۔ اس سودے کے سلسلے میں حسبِ روایت امریکی توجیہہ یہ ہے کہ بھارت کو ان طیاروں اور دوسرے اسلحے کی فراہمی کا مقصد بھارت کو روس کے اثر سے نکالنا ہے۔ کسی پہلے تجربے کے لیے تو یہ دلیل قابلِ فہم ہو سکتی ہے مگر پے در پے کے ناکام تجربات کے بعد ہر مرتبہ اسی دلیل سے نئے تجربے کا آغاز ہو تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ بات دراصل وہ نہیں جو کہی جا رہی ہے۔ بلکہ اصل بات صرف اتنی ہے کہ امریکہ کی حیثیت محض ایک لاتعلق سوداگر اور کھوٹا تاجر اسلحہ کی ہے۔ اُسے اس سے کوئی غرض نہیں اسلحہ کون اور کس مقصد سے لے رہا ہے اور اس سے علاقے میں کیا نتائج اور اثرات مرتب ہوں گے بلکہ اس کی غرض صرف اتنی ہے کہ اس کا اسلحہ بِک جائے۔

چنانچہ اپنے اسی کردار کی وجہ سے امریکہ دُنیا میں ہر جگہ سب سے زیادہ ناقابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے کہ امریکہ والے اپنے سوا دُنیا میں سب کو بے وقوف سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسلحہ کی فراہمی کے فوراً بعد اس خوش گمانی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس سے متعلقہ ملک کی رائے عامہ امریکہ کے حق میں ہموار ہو جائے گی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ امریکہ نے پاکستان کو اسلحہ دیا اور ایف۔۱۶ بیچے تو پاکستان میں کہیں کسی کے دل میں امریکہ کے لیے نرم گوشہ پیدا نہیں ہوا۔ بھارت کو اب ایف۔۲۰ طیارے دیئے جا رہے ہیں تو اس سے نہ بھارت اور روس کے بیس سالہ معاہدۂ دوستی پر کوئی آنچ آئے گی اور نہ بھارت میں مگ۔۲۱ طیاروں کی صنعت کے قیام میں کوئی رخنہ پڑے گا۔ اپنے اس ہرجائی پن کی وجہ سے امریکہ پوری دُنیا میں رسوا بھی ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ الگ تھلگ بھی ہوتا جا رہا ہے۔ مگر امریکی قیادت کو ہوش نہیں آیا۔

اتحادِ مجاہدینِ اسلامی افغانستان

ایک اطلاع کے مطابق افغان مجاہدین کی سات بڑی نمائندہ تنظیموں کو توڑ کر ایک جماعت میں ضم کر دیا گیا ہے جو اب "اتحادِ مجاہدینِ اسلامی افغانستان" کہلائے گی۔ اگلے دو برسوں کے لیے ممتاز افغان رہنما پروفیسر عبدالرسول سیاف کو اس تنظیم کا امیر منتخب کر لیا گیا ہے۔ مجاہدین کی واحد تنظیم کے قیام کے اعلان کے ساتھ اس میں ضم ہونے والی ساتوں تنظیموں کے رہنماؤں نے اپنی علیحدہ تنظیموں کو ختم کر دینے اور ان کے فنڈز اور دوسرے اثاثوں سے نئی جماعت کے حق میں دستبردار ہونے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ افغان مجاہدین کی ان ساتوں تنظیموں کے رہنماؤں پر مشتمل مجلسِ شوریٰ کے دس روزہ طویل اجلاس کے اختتام پر کیا گیا اور اس کے نتیجے میں افغان مجاہدین کے رہنماؤں نے اپنی واحد تنظیم کے قیام کا اعلان کر کے اس کے نومنتخب امیر پروفیسر عبدالرسول سیاف کے ہاتھ پر باقاعدہ بیعت کی۔ مجلسِ شوریٰ انجینئر گلبدین حکمت یار، پروفیسر برہان الدین ربانی، مولوی محمد یونس خالص، مولوی نصراللہ منصور وغیرہ پر مشتمل ہے۔

اتحادِ مجاہدینِ اسلامی افغانستان کی صورت میں تحریکِ آزادی کو منظم طور پر ایک پلیٹ فارم سے لڑنے کے لیے اب افغانوں کو فلسطینیوں کی الفتح کی سی ایک تنظیم مل گئی جس میں امیر عبدالرسول سیاف کی حیثیت ویسی ہی مرکزی ہوگی جیسی یاسر عرفات صاحب کی قائدِ فلسطین کے طور پر ہے۔ افغانوں میں سیاسی اور عسکری اتحاد کے فقدان کے باوجود اگرچہ ان کا جہادِ آزادی ان معنوں میں کامیاب رہا کہ افغانستان میں روسی جارحیت کی مزاحمت ختم نہیں ہوئی مگر عسکری اتحاد ہوتا تو تحریکِ مزاحمت زیادہ منظم اور مربوط ہوتی اور اس کے نتائج زیادہ مؤثر ہوتے۔ اب توقع کی جا سکتی ہے کہ افغانستان کے تمام صوبوں میں برسرِپیکار مجاہدین ایک ہی قیادت اور کمان میں آ کر ایک منظم فوجِ آزادی کی صورت میں اُبھریں گے اور ان کی کامیابیاں زیادہ چونکا دینے والی ہوں گی۔

جنیوا مذاکرات کے نتائج کے جو آثار نمودار ہو رہے ہیں وہ اس امر کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا معاہدہ ہونے کو ہے جو افغانوں کے لیے ناقابلِ قبول ہونے کے باوجود افغان مسئلے کا معقول اور واحد قابلِ قبول حل بتایا جائے گا۔ اور اس معاہدے کے بعد افغانوں کی طرف سے سفارت کاری کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے والے حامی آگے چل کر معذوری کا اظہار کریں گے۔ یہ افغان تحریکِ آزادی کا سب سے مشکل مرحلہ ہوگا۔ اس مرحلے میں بالواسطہ سفارت کاری کام نہیں آ سکتی۔ چنانچہ اس اعتبار سے ہم افغان تنظیموں کے اتحاد کو ایک بہت اہم اور عمدہ واقعہ سمجھتے ہیں کہ مشکل وقت آنے سے قبل ہی افغان سیاسی طور پر سنبھل کر منظم ہو گئے۔ خدا انہیں اپنی تحریکِ آزادی میں سرخرو کرے اور ان کا اتحاد کو ان کی فوجی اور سیاسی فتح کا نقیب بنائے۔

فتنہ قتل سے بھی بُرا ہے

القرآن

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ اس لیے کہ قتل اگرچہ بُرا ہے مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(البقرہ ۱۹۰-۱۹۱)

تنگ دست کے لئے مہلت

السنۃ

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، ارشاد فرماتے تھے کہ جس بندے نے کسی غریب تنگ دست کو مہلت دی یا (اپنا مطالبہ کل یا اس کا جزو) معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکالیف اور پریشانیوں سے اس بندہ کو نجات عطا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم)

زندہ تحریریں

کشمکش اور ترقی

آپ دنیا کی آزاد مسلمان قوموں کی موجودہ حالت کا جائزہ لیں تو اس وقت کی پوری صورتِ حال آپ پر واضح ہو جائے گی۔ دنیا کی تمام آزاد مسلم حکومتیں اس وقت بالکل کھوکھلی ہو رہی ہیں کیونکہ ہر جگہ وہ اپنی قوموں کی ضمیر سے لڑ رہی ہیں ان کی قومیں اسلام کی طرف چلنا چاہتی ہیں اور یہ ان کو زبردستی مغربیت کی راہ پر گھسیٹ رہے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ کہیں بھی مسلمان قوموں کے دل اپنی حکومتوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ جہاں دل اور ہاتھ ایک دوسرے سے نزاع و کشمکش میں مشغول ہوں وہاں ساری قوتیں آپس ہی کی رسّا کشی میں کھپ جاتی ہیں اور تعمیر و ترقی کی راہ میں کوئی پیش قدمی نہیں ہو سکتی۔

ایک قوم کو جو چیز زندہ، طاقتور اور سربلند بناتی ہے وہ اس کے مکان، اس کے باغ، اس کی سواریاں، اس کے اسبابِ عیش، اس کے فنونِ لطیف، اس کے کارخانے، اس کے کالج نہیں ہیں بلکہ وہ اصول ہیں جن پر اس کی تہذیب قائم ہوتی ہے اور پھر ان اصولوں کا دلوں میں راسخ ہونا اور اعمال پر حکمران بن جانا ہے۔ یہ تین چیزیں یعنی اصول کی صحت، ان پر پختہ ایمان اور عملی زندگی پر ان کی کامل فرمانروائی، حیاتِ قومی میں وہی حیثیت رکھتی ہیں جو ایک عمارت میں اس کی مستحکم بنیادوں، اس کی پختہ دیواروں اور اس کے مضبوط ستونوں کی ہے۔ جس قوم میں یہ تینوں چیزیں بدرجۂ اتم موجود ہوں وہ دنیا پر غالب ہو کر رہے گی۔ اس کا کلمہ بلند ہوگا۔ خدا کی زمین پر اس کا سکہ چلے گا۔ گردنیں اس کے حکم کے آگے جھک جائیں گی۔ اور اس کی عزت ہوگی خواہ وہ چیتھڑوں میں رہتی ہو، پھٹے پرانے کپڑے پہنتی ہو۔ تم جن چیزوں کو سامانِ ترقی سمجھ رہے ہو وہ محض عمارت کے نقش و نگار ہیں اسکے قوائم و ارکان نہیں۔ کھوکھلی دیواروں پر اگر سونے کے پتر بھی چڑھا دو گے تو وہ ان کو گرنے سے نہ بچا سکیں گے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

"گوگا شیر" کی کہانی



طاہر مسعود

مسلسل کئی فلم سنسر بورڈ نے پنجابی فلم "گوگا شیر" کی نمائش پر چھ ماہ تک کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ بورڈ نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے فلم گوگا شیر کے پروڈیوسر کا موقف بھی سننا ممکن سمجھا اور اس کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا۔ جب گوگا شیر کے پروڈیوسر کو بورڈ کے سامنے طلب کیا گیا ہوگا تو بورڈ کی نشست عدالت کی اور پروڈیوسر کی کیفیت ملزم جیسی رہی ہوگی۔ سننا ہے ڈاکٹر صفدر محمود جب سے سنسر بورڈ کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں فلمیں اور بالخصوص پنجابی فلمیں جنہیں ماضی میں سنسر بورڈ پاس کر چکا تھا دوبارہ سنسر ہو رہی ہیں۔ فلمساز اور پروڈیوسر حضرات بورڈ کے اراکین کے آگے پیچھے ہوتے ہیں اور جب بورڈ کا اجلاس ہوتا ہے تو کمرے کے باہر فلمساز اور پروڈیوسروں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ تاکہ ان کی ہونی فلمیں کلیئر ہو سکیں۔ اس پس منظر میں آپ تصور کیجئے کہ جب فلم گوگا شیر کے پروڈیوسر بورڈ کے سامنے پیش ہوئے ہوں گے تو صورتِ حال کس قسم کی رہی ہوگی۔

فرمائیے پروڈیوسر صاحب کو پکارا گیا ہوگا۔ "پروڈیوسر فلم گوگا شیر!"

"حاضر جناب!" پروڈیوسر نے کہا ہوگا اور ادب سے فائلیں بغل میں دبائے کمرے میں داخل ہو گیا ہوگا۔ اندر چیئرمین اور بورڈ کے اراکین میز کے گرد بیٹھے ہوں گے اور پروڈیوسر کو کرسی پر بیٹھنے کی ہدایت کی ہوگی۔

چیئرمین: فلم سنسر بورڈ ... تو آپ ہی ہیں جس نے فلم گوگا شیر بنائی ہے؟

پروڈیوسر: یس سر!

چیئرمین: آپ نے اپنی زندگی میں کبھی شیر دیکھا ہے؟

پروڈیوسر: جی ہاں جناب کئی بار دیکھا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ جب میری عمر ... سال کی تھی میں نے ... شیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلام کیا تھا۔

چیئرمین: (سنجیدگی سے) ہم نے آپ کی فلم گوگا شیر نہایت دلچسپی اور توجہ سے دیکھی۔ لیکن کئی بار دیکھنے کے باوجود اس کی کہانی ہماری سمجھ سے بالاتر رہی۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ فلم گوگا شیر کی کہانی کا مقصد کیا ہے؟ اور آپ نے اس کے ذریعہ کیا کہنا چاہا ہے۔

پروڈیوسر: حضور میں نے کہانی آپ کے لئے تو لکھی نہیں ہے اس لئے میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔

چیئرمین: کہانی کا اصل مصنف کون ہے؟

پروڈیوسر: یہ بتانا بہت مشکل ہے جناب۔ اس لئے کہ کہانی کئی آدمیوں نے مل کر لکھی ہے۔

چیئرمین: آپ ان افراد کی نشاندہی کرنا پسند کریں گے؟

پروڈیوسر: کہانی کا آئیڈیا تو اس ناچیز کا ہے باقی پوری کہانی کا تانا بانا ہم سب نے مل کر بنا ہے۔

چیئرمین: "ہم سب" سے کیا مراد ہے؟

پروڈیوسر: میرا مطلب ہے مصنف، ہیرو، ہیروئن، ہیروئن کی ماں جو سیٹ پر ہیروئن کی رکھوالی کے لئے آتی ہے، میرا ایک دوست جس کا قلم پر چسکا لگا ہے، ایک فلمی جرنلسٹ، اسٹوڈیو کا چوکیدار، چائے لانے والا، میک اپ مین، کیمرہ مین، میری اہلیہ، میرا چھوٹا بچہ جو مجھے بہت عزیز ہے، ایک اسٹنٹ فلم مین پنجابی فلمیں۔ غرضیکہ فلم گوگا شیر کی تیاری میں ہم سب نے اپنا خون پسینہ ایک کر دیا تھا۔

چیئرمین: مائی گاڈ! کیا آپ اتنی محنت کرنے کے بجائے یہی کہانی کسی ایک مصنف سے نہیں لکھوا سکتے تھے؟

پروڈیوسر: سر! میرا بچپن سے اصول رہا ہے کہ میں ہر کام مشورے سے کرتا ہوں اور پھر کہتے ہیں ناں کہ دس آدمیوں کی سمجھ کتنی ہی خراب ہو لیکن ایک آدمی کی عقل سے تو بہتر ہوگی کیوں؟

چیئرمین: پروڈیوسر صاحب آپ کیسی احمقانہ باتیں کر رہے ہیں۔ ساری دنیا میں فلم کی کہانی ایک یا زیادہ سے زیادہ دو مصنف مل کر لکھتے ہیں۔ ٹی وی پر دیکھئے کتنے پایہ کے سیریل ایک ہی ڈرامہ نگار لکھتا ہے۔

پروڈیوسر: سر! ٹی وی کے لکھنے والے ہم سے شاید نہیں لکھتے؟

چیئرمین: کیا آپ نے کسی سے رابطہ قائم کیا تھا؟

پروڈیوسر: جی امجد اسلام امجد سے ملا تھا اور گوگا شیر کا آئیڈیا انہیں سنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بہت زبردست آئیڈیا ہے اور اس کے لئے کوئی بہت بڑا ڈرامہ نگار چاہیے۔ شیکسپیئر یا آغا حشر کاشمیری ہوتا۔ اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ بہت سے معذرت کرنے کے بعد امجد صاحب نے گوگا شیر کا آئیڈیا لے لیا۔ آج کل اسی آئیڈیا پر ٹی وی کے ڈرامہ سیریل لکھ رہے ہیں۔ البتہ انہوں نے گوگا شیر کا نام بدل کر ... رکھ دیا ہے۔

چیئرمین: رہنے دیجئے اچھا تو ... آپ کی فلم گوگا شیر کا سرقہ ہے؟

پروڈیوسر: بالکل سر! سو فیصد سر!

چیئرمین: لیکن آپ کی فلم اور ڈرامہ سیریل میں ہمیں تو کوئی مماثلت نظر نہیں آئی؟

پروڈیوسر: اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈرامہ شروع ہونے کے بعد میں نے فلم کی کہانی تبدیل کر دی اور یہ سوچ کر بدلی کہ ... ایک چلو پانی چرا لینے سے سمندر میں کیا فرق پڑتا ہے۔ چاہے امجد صاحب اس چلو بھر سرقہ پانی کا نام سمندر ہی کیوں نہ رکھ دیں۔

چیئرمین: بہرکیف، اس کے باوجود ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی فلم گوگا شیر اخلاق سوز حد تک بیکار اور مقصد سے خالی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو فلمیں بنانے کا مشورہ کس نے دیا؟

پروڈیوسر: جناب! یہ تو بڑی لمبی کہانی ہے۔ سناؤں گا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ جائیں گے۔

رکن سنسر بورڈ: (رکھ کھاؤ سے) ہم نے تو کیا گوگا شیر کی کہانی آپ کی ذاتی کہانی ہے۔

پروڈیوسر: (سنجیدگی ہوتی آواز میں) میں آپ کی بات کو رد نہیں کروں گا۔

رکن: کیا آپ کی نجی زندگی سے اسٹوڈیو کے چلانے والے سے لے کر آپ کا بچہ تک واقف ہے۔

پروڈیوسر: میں اپنی فلم سے کیا عرض کروں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:
ع ... بنا بنایا حال ہمارا جانے ہے

دوسرا رکن: اچھا پروڈیوسر صاحب! یہ بتائیے کہ آپ نے اپنی فلم کا نام گوگا شیر کیوں تجویز کیا۔

پروڈیوسر: جناب ہم نے پہلے اس کا نام گوگا شیر رکھا تھا لیکن ہیروئن کی خالہ نے فرمایا کہ گوگا کے بجائے گوگا شیر رکھا جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ میں ہر کام مشورے سے کرتا ہوں اس لئے میں نے فلم کا نام بدل دیا۔

چیئرمین: اور اب آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ سنسر بورڈ نے بھی اپنے فیصلے اراکین کے مشورے سے کرتا ہے اور بورڈ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی فلم گوگا شیر چھ مہینے تک نمائش کے لئے پیش نہیں کی جا سکے گی۔

کہتے ہیں یہ سنتے ہی پروڈیوسر کی لال لال آنکھیں سلطان راہی کی طرح باہر نکل آئیں اور وہ نعرہ مار کر کرسی پر اچھلا لیکن ... ڈاکٹر صفدر محمود کا چہرہ آ گیا ...

تازہ بہ تازہ

پاکستان میں نوبل انعام یافتہ ادبی کتب کے ترجمے ہوں گے

اکیڈمی آف لیٹرز کی سرگرمیاں تیز کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (اپپ) وفاقی وزیر تعلیم ڈاکٹر محمد افضل نے کہا ہے کہ پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز کو اپنی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے تاکہ اہل قلم ہر دور کی کے معیار پر پورا اتر سکے وہ آج یہاں اکیڈمی کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر شفیق الرحمان نے کی اجلاس میں ادب اور ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے سے متعلق امور پر غور کیا گیا اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اکیڈمی "اکیڈمی" کے نام سے ایک ماہوار جریدہ بھی شروع کرے گی۔ بچوں کے ادب کے کام کی ذمہ داری بھی اکیڈمی کے سپرد کر دی گئی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اہل قلم حضرات سے درخواست کی جائے گی کہ وہ مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں اور نظریہ پاکستان کو فروغ دیں۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ادبی اور لسانی موضوعات پر باقاعدہ وقفوں کے بعد اسلام آباد، لاہور، حیدرآباد، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان میں اہل قلم کے مقامی سیمینار ہوں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اکیڈمی خوب صورتی کی نوبل انعام یافتہ کتابوں میں سے منتخب کتابوں کا ترجمہ بھی کرے گی ادبی جریدوں کو مالی امداد سے منظم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ اجلاس میں ڈاکٹر ابن انشاء، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر ... حسین نے بھی شرکت کی۔

بھارت میں پاک و ہند مشاعرے

گزشتہ دو ہفتوں کے دوران بھارت کے شہروں دلی، حیدرآباد، بڑودہ اور بنگلور وغیرہ میں پاک و ہند مشاعرے منعقد ہوئے جن میں پاکستانی شاعروں میں سے شان الحق حقی، پروین فنا سید اور احمد فراز وغیرہ نے شرکت کی۔ شان الحق حقی، ادبی ٹرسٹ حیدرآباد کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مشاعرہ میں شرکت کے لئے خاص طور پر مدعو تھے جس میں شرکت کے لئے وہ یہاں سے بمبئی کو روانہ ہوئے تھے۔ پروین فنا سید ان دنوں بھارت کے دورہ پر تھیں چنانچہ وہ بھی وہاں کے متعدد مشاعروں میں شریک ہوئیں۔ جبکہ احمد فراز بھی لندن سے ان دنوں بھارت یاترا پر تھے لیکن وہاں ان کا سواگت اس احتجاجی خوش دلی سے نہیں ہوا جس کی شاید وہ توقع لے کر گئے تھے۔

احمد فراز بھی وہاں کے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کی تنقید کا نشانہ بن رہے ہیں اس کا ایک اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ بھارت میں ادارہ ادبیات اسلامی کی شاخ حیدرآباد کے نائب صدر وحید الحسن ہاشمی نے احمد فراز کی بھارت آمد اور وہاں کے مشاعروں میں شرکت کئے جانے پر احتجاج کیا ہے۔ ان کا بیان وہاں کے متعدد اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ حیدرآباد کے ایک ممتاز اخبار "رہنمائے دکن" نے ان کے بیان کو اس طرح شائع کیا ہے۔

ایک اور گستاخ رسول شاعر کی آمد

"حیدرآباد۔ جناب وحید الحسن ہاشمی نائب صدر ادارہ۔ جناب وحید الحسن ہاشمی نے احمد فراز کی کم علمی اور کج فہمی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور یہ اللہ کے کلام میں نوشت نہیں ہے بلکہ اخوت و محبت کی تعلیم دی گئی ہے جس سے احمد فراز نابلد ہے اگر وہ رسولوں کی سیرت اور کتابوں کی تعلیم کا مطالعہ کرتا تو اسے معلوم ہوتا کہ کس طرح ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے

ایک نظم

کشور منصانی

پھر میں اپنے رب کی نعمتیں شمار کرنے لگی
کیونکہ تنہائی اور چاندنی
ساتھ ساتھ تھیں
اور روشنی کا دائرہ پھیلتا رہا
پھول کی مہک مجھ کو کچھ کہتی رہی
اس لمحے میں نے فیصلہ کیا
اس سے پہلے کہ
میری آنکھوں میں ستارے چمکنے لگیں
محبت کا دیا جھلملانے لگے
پھولوں کی مہک بکھرنے لگے
میں بادلوں کی چلمن
اور دل کی دھڑکن مدد کر لوں گی

کنارِ راوی

یونس احمر

حفیظ جالندھری مرحوم اپنی زندگی کے دوران یہ کہتے رہے کہ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ اُن کی یاد پر یہ ملک کے حوالے مسلمانوں اور خاص کر پاکستانیوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اُن کی وفات کے بعد ان کی یاد میں منعقد ہونے والی تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں بہت سی دوسری ادبی تنظیموں نے اپنے اجلاس میں حفیظ کی عظمت اور اُن کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ وہاں ایک نئی تنظیم "بزم حفیظ" کے نام سے وجود میں آئی ہے۔ اسی بزم کے زیر اہتمام گزشتہ ہفتہ حفیظ مرحوم کی یاد میں ایک اہم ادبی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت پاکستان کے سابق چیف جسٹس شیخ انوار الحق نے کی۔ شیخ صاحب حفیظ مرحوم کی جو ان سے رفاقت کی ایک تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ اسلامی سیکرٹری کے فرائض پروفیسر جعفر نقوی ادا کر رہے تھے۔ ڈاکٹر پروفیسر آغا کی ہو جو خود نہیں آ سکے تھے اس لیے ان کا لکھا مضمون ... نے پڑھا۔ ڈاکٹر خواجہ ذکریا نے اپنی تقریر میں کہا کہ حفیظ مرحوم گو کسی ادارے یا روایتی تعلیم زیادہ حاصل نہیں کر پائے تھے مگر وہ زندگی بھر کسی کی ڈگریوں کے رعب میں نہیں آئے تھے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال کے بعد شاعری میں تنوع کے حوالے سے حفیظ سب سے آگے اور نمایاں ہیں۔ انہوں نے کہا شاعری

پاکیزہ اور صالح معاشرہ کی تعمیر اور ریاست کی تشکیل کا فرض ہے۔ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رہنمائی کی ہے اور ایک مکمل نظام حیات عطا کیا ہے۔ جناب ہاشمی نے مزید کہا کہ ہر فرد کو اسی بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانا نہیں چاہتا تو نہ لائے لیکن اسے ان کے غلاف کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ فراز کو چاہئیے کہ وہ اپنے دل آزار اشعار پر معذرت کا اعلان کرے اور آئندہ ایسی نادانی کا اعادہ نہ کرے؟

یہ کہ وہ ضمیمہ ... کہ ہم نے ایک اور گستاخ رسول شاعر احمد فراز کو ادبی ٹرسٹ جیسے ادارہ کے مشاعرہ میں مدعو کر کے جس نے اپنے اشعار میں رسولوں اور کتابوں کی توہین کی ہے۔ احمد فراز نے لکھا ہے کہ :

اب رسولوں کی کتابیں طاق پر رکھ دو فراز
نفرتوں کے یہ صحیفے عمر بھر دیکھے گا کون

رشید احمد صدیقی

پروفیسر رشید احمد صدیقی کی شخصیت اور ان کے فن پر مالک رام کے مرتبہ مقالات کے ایک اہم مجموعہ کی اشاعت حال ہی میں لاہور سے بھی عمل میں آئی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن خود مالک رام نے بھارت میں دہلی سے شائع کیا تھا جو دراصل ان کی ادارت میں رشید احمد صدیقی کے انتقال کے بعد شائع ہونے والے "تحریر" (دہلی) کے خاص نمبر کی اشاعت ثانی پر مبنی تھا۔

بزم حفیظ کا قیام اور اس کی تقریب

حفیظ نے سابقہ دور میں "عوامی ترانہ" لکھنے سے انکار کر دیا

مسائل کی نثر نگاری بھی اہم خصوصیات کی حامل ہے مرزا منور نے اپنی تقریر میں حفیظ جالندھری کی جرأت اور بے خوفی کے حوالے سے کچھ واقعات بیان کرتے کہا کہ جب سابق صدر ایوب نے فاطمہ جناح کے خلاف انتخاب لڑنے کی مہم کا آغاز کیا تو انہوں نے حفیظ جالندھری کو انتخابی مہم میں اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے خط لکھا۔ لیکن حفیظ نے صاف صاف لکھ دیا کہ میں اب آپ کو محترمہ فاطمہ جناح کے مقابلہ پر کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں جو قائد اعظم کی بہن ہیں۔ اگر مجھے ان کی طرف سے کچھ کہا گیا تو وہ میرے لئے حکم ہوگا۔ اس معاملے میں آپ کا ساتھ میرے لئے ممکن نہیں۔ مرزا منور صاحب نے بھٹو دور کا حوالہ بھی دیا اور کہا کہ اپنے دور حکومت میں بھٹو صاحب نے حفیظ مرحوم سے عوامی ترانہ لکھنے کو کہا تھا لیکن حفیظ نے ایسا نہ کیا۔ پنڈت نہرو کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مرزا منور صاحب نے بتایا کہ ایک بار ایک عام ملاقات کے وقت حفیظ نے پنڈت نہرو کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا: "پنڈت یار تم آج خوبصورت کیوں ہو" اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہی کہ "پنڈت تم نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے" اور جب جواب میں پنڈت نہرو نے سیاست دانوں والی بات میں کہا کہ "نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا" تو حفیظ نے کہا "کیا خاک ٹھیک ہوگا"۔ مرزا منور نے کہا کہ یہ سب باتیں حفیظ کی شخصیت کے نکھار اور اسی کی رائے کی تعمیل کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی جرأت سے ...

کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ اظہار خیال کے لئے آئے تو انہوں نے اپنا مقالہ ڈائس پر رکھا اور اپنے خاص انداز میں گفتگو فرمانے لگے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ڈاکٹر صاحب تقریر فرما رہے ہیں اور مقالہ انہوں نے صرف حوالہ دینے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ ویسے یہ اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے مقالہ پڑھنے اور زبانی تقریر فرمانے میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری نظر میں اقبال کے بعد سب سے بڑے ملی شاعر حفیظ ہی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پاکستانی شعور پیدا کرنے میں سب سے زیادہ اور اہم کام کیا ہے۔ حفیظ مرحوم نے مذہبی اور ترقی پسند تحریکوں سے مفید پہلوؤں سے استفادہ کیا اور اپنا ایک الگ رنگ پیدا کیا۔ اجلاس کے صدر شیخ انوار الحق نے کہا کہ حفیظ جالندھری ایک عظیم انسان تھے اور انہوں نے انتہائی خلوص سے ملک و ملت اور ادب کی خدمت کی۔ وہ اسلام اور رسول مقبولؐ سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا حفیظ کو عوام میں بھی خاص مقبولیت حاصل تھی۔ انہوں نے حفیظ مرحوم کی تدفین کے حوالے سے وصیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ارباب اختیار کو اس بارے میں فوراً کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے حفیظ مرحوم کے عزیزوں اور عقیدت مندوں سے بھی کہا کہ وہ اس معاملہ کو زیادہ طول نہ دیں کیونکہ مرحوم کہیں بھی دفن ہوں یا ہوں وہ عوام کی عقیدت کا مرکز رہیں گے۔ اجلاس کے آخر میں حفیظ مرحوم کی صاحبزادی تسنیم حفیظ نے قومی ترانہ پڑھا اور حافظ لدھیانوی نے دعائے مغفرت کی۔

ادب و ثقافت

قصہ ۱۴ مہینوں کا

مجتبیٰ حسین
(بھارت)

پاکستان کے نامور اور منفرد خطاط صادقین نے کچھ عرصہ قبل بھارت کا دورہ کیا تھا، جہاں وہ چودہ مہینے مقیم رہے۔ ان کے سفرِ ہند کے بارے میں بہت مختلف روایتیں سننے میں آئی ہیں [illegible] ان کے نخرے اور ان کی شخصیت نے بھارت کے عوام پر جو اثرات [illegible] بھارت کے ایک ممتاز ادیب و مزاح نگار مجتبیٰ حسین نے ان کے سفرِ ہند کے تاثر پر مشتمل ایک شخصی خاکہ لکھا ہے جو ہمیں اتفاق سے [illegible] "تحریک" کے ایک تازہ شمارے میں شائع ہوا ہے [illegible] صادقین کی سفرِ ہند کی مصروفیات اور ان کے کارناموں کو [illegible] ذیل میں اس خاکے کو قدرے تلخیص کے ساتھ نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے۔



[illegible]

چودہ مہینوں کا عرصہ [illegible] ۱۴ برس کا [illegible] اگرچہ صادقین نے صرف چودہ مہینے یہاں گزارے لیکن ان چودہ مہینوں کے ذریعے [illegible]

پچھلے چودہ مہینوں میں صادقین سے میری جانے کتنی ہی ملاقاتیں ہو چکی ہیں [illegible]

[illegible]

چٹائی کے استعمال کو دہلی میں دوبارہ رائج کرنے میں صادقین کا بڑا ہاتھ ہے

[illegible]

اکادمی کے ادبی انعامات

اکادمی ادبیات پاکستان نے پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال (۹ نومبر ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۱ء) کے دوران شائع ہونے والی بہترین کتابوں کا اعلان کر دیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

اردو شاعری
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ایوارڈ "ناتمام" از محسن احسان
(چالیس ہزار روپے)

اردو نثر
بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق ایوارڈ [illegible] از خواجہ منظور (مرحوم)
(چالیس ہزار روپے)

پنجابی
وارث شاہ ایوارڈ [illegible] از [illegible] گجراتی (مرحوم)
(بیس ہزار روپے)

سندھی
شاہ عبداللطیف بھٹائی ایوارڈ "ویریوں" از حمید سندھی
(بیس ہزار روپے)

پشتو
خوشحال خان خٹک ایوارڈ [illegible] از [illegible]
(بیس ہزار روپے)

بلوچی
مست توکلی ایوارڈ [illegible] از [illegible]
(بیس ہزار روپے)

انگریزی
پطرس بخاری ایوارڈ [illegible] از ڈاکٹر اے آر تبسم
(بیس ہزار روپے)

غزل

شاہین انوا

وہ جانے گا اسے تقدیر اپنی
میں ورنہ کاٹ دوں زنجیر اپنی

خوشی کو ہزاروں نام دے کر
بڑھا دی لذت تقریر اپنی

مری وحشت ہے یا آوارہ خوشبو
لیے پھرتی ہے خود زنجیر اپنی

تحفظ کس نے پایا مقبرے میں
فنا کا خوف ہے تعمیر اپنی

لہو سے ہم نے اتنے جھوٹ لکھے
کہ سچی بن گئی تشہیر اپنی!

ان آنکھوں نے دکھائے خواب کیا کیا
جن آنکھوں میں نہ تھی تعبیر اپنی

مری ساری ندامت اس نے لے لی
بہت مہنگی پڑی تقصیر اپنی

صفر سے یہ صفر تک کا سفر تھا
مگر راہیں تھیں دامن گیر اپنی

گنہ کو دل کا آئینہ بنایا
ہمیں مقصود تھی تطہیر اپنی

میں اب شاہینؔ شاید پھٹ پڑوں گا
خوشی ہو چلی گمبھیر اپنی!

اسلامی نظام حکومت کا خاکہ تیار کرنے والی کمیٹی نے رپورٹ مکمل کرلی

وسط جون تک متعلقہ امور کو آخری شکل دے دی جائے گی

اسلام آباد ——— مجلس شوریٰ کی خصوصی کمیٹی نے پاکستان کے آئندہ نظام حکومت کے بارے میں اپنی رپورٹ مکمل کرلی ہے جس کے بعد کمیٹی کا اجلاس آج ملتوی کر دیا گیا۔ خصوصی کمیٹی اپنے چیئرمین فدا محمد خان کی نگرانی میں ملک کے آئندہ نظام حکومت کے بارے میں ... کر چکی تاکہ یہ نظام حکومت اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہو۔ فدا محمد خان نے بتایا ہے کہ کمیٹی نے بہت سے امور پر بحث کی ہے اور ان کا جائزہ لیا ہے اور اکثر مسائل پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ اب کمیٹی اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے گی اور یہ کام وسط جون تک مکمل ہو جائے گا۔

عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے تفصیلی پروگرام کا اعلان

پاکستان کا پہلا میچ سری لنکا سے اور بھارت کا ویسٹ انڈیز سے ہوگا

۱۷ روزہ مقابلوں کے دوران بی بی سی کی سپیشل نشریات چلیں گی

لندن ——— تیسرا عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ ... برطانیہ کے مختلف شہروں میں ... [illegible]

عراق میں محسن الحکیم کے گھرانے کی گرفتاری کی مذمت

لندن ——— (پی پی آئی) انسانی حقوق کے بین الاقوامی کمیشن کے چیئرمین ... [illegible]

اصلاح معاشرہ اور نفاذ اسلام ایک چیز کے دو نام ہیں ○ میاں طفیل محمد

ہم سی آئی ڈی کی پرواہ کرتے ہیں لیکن منکر نکیر کا خیال نہیں کرتے

اسلام اگر معاشی اصلاحات سے آتا تو امریکہ اور کینیڈا میں سب سے پہلے آ جاتا

افراد اور اصلاح معاشرہ کی بجائے معاشرہ ... [illegible]

لاہور (نامہ نگار) کل جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد نے اپنے ایک انٹرویو میں اصلاح معاشرہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اصلاح معاشرہ اور نفاذ اسلام دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ... [illegible]

مکران میں تیل اور گیس کے ذخائر کا انکشاف

زیادہ سے زیادہ ... فٹ کی گہرائی تک تیل اور گیس حاصل کی جا سکتی ہے

راولپنڈی ——— (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان میں مکران کے علاقے میں تیل اور گیس کے ذخائر کی موجودگی کے آثار ملے ہیں ... [illegible]



جہانگیر خان نے فرنچ اوپن ٹائٹل بھی جیت لیا

پیرس ——— (اے ایف پی) ... پاکستان کے جہانگیر خان نے ... [illegible]

فیصل آباد کے ڈاکٹر نے ذیابیطس کا مکمل علاج دریافت کر لیا

علاج ... [illegible]

فیصل آباد ——— فیصل آباد کے ایک ڈاکٹر ... نے ... کی تحقیق کے بعد ذیابیطس جیسے خطرناک مرض کا مکمل علاج دریافت کیا ہے ... [illegible]

ورلڈ کپ میں پاکستان کی فتح کا انحصار عمران خان کی شمولیت پر ہوگا

عمران خان ایک شیر کی طرح ہے جو اپنے علاقے کا ایک انچ چھوڑنا نہیں چاہتا - آئن بوتھم

لندن ——— انگلینڈ کے ٹیسٹ کرکٹر ... [illegible]

نور خان عمران خان کو کپتانی سے ہٹانے کے منصوبہ پر کام کر رہے ہیں

ظہیر عباس اور جاوید میانداد دونوں کپتانی کے خواہشمند ہیں۔ سرفراز نواز

... ——— پاکستان کے مایہ ناز ... سرفراز نواز نے کہا ہے کہ ... [illegible]

آزادی فلسطین کیلئے ایران نے اسلامی ممالک کا مشترکہ کمیشن بنانے کی تجویز پیش کر دی

کمیشن مشترکہ سیاسی موقف رکھنے والے اسلامی ممالک پر مشتمل ہوگا

فوجی اقتصادی اور سیاسی امداد سے لبنان کو صیہونیوں کا قبرستان بنایا جا سکتا ہے

تہران ——— ایرانی مجلس کے اسپیکر حجت الاسلام ... [illegible]

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ

صرف ... ڈالر ہے

جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

سرکاری ملازم کینیڈین شہریت کی حامل تعلیم یافتہ خوبصورت پاکستانی سنی مسلم لڑکی جو بد قسمتی سے طلاق سے دوچار ہے کیلئے تعلیم یافتہ باشعور اور اعلیٰ کردار کے مالک تقریباً ۵۰ سے چالیس سالہ شخص کا رشتہ درکار ہے۔ تصویر کے ساتھ رجوع کریں۔

Mrs. Qureshi c/o al-Hilal

شریف سنی مسلمان گھرانے کی باکردار نوجوان لیڈی ڈاکٹر کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ دیگر تفصیلات کے لئے الہلال کی معرفت رجوع کریں۔

S.A. c/o al-Hilal

اسکاربرو میں رہنے والے مسلمان بچوں کی قرآنی و دیگر مذہبی تعلیمات کے لئے Emily Carr Public School میں انتظام کیا گیا ہے۔ خواہشمند والدین مزید معلومات کے لئے جناب ... سے اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 282-6803



بھارتی صدر کی طرف سے استعفا دینے کی دھمکی

دربار صاحب امرتسر میں پولیس کا داخلہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا، سنگھ

حزب اختلاف کی طرف سے صدر کے بیان کی مذمت

پٹیالہ کے واقعات کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے گی

[illegible]

پاکستان کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا، اندرا

کشمیر میں علیحدگی اور رائے شماری کے لئے آواز بلند کی جا رہی ہے



حزب اختلاف کے کارکن کو ہلاک کر دیا گیا

جلوسوں کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج، فاروق عبداللہ سے مولوی فاروق کی ملاقات

[illegible]

کیا پردہ کا خاتمہ اسلامی معاشرہ کے قیام کی جانب قدم ہے؟

اس تجویز سے نفاذ اسلام کمیٹی کے منتخب کی جانے والی ٹیم کی ذہنیت کھل کر سامنے آگئی ہے

صدر ضیاء الحق کو میاں طفیل کا برقیہ

[illegible]

اصغر خان نے غلط بیانی کی ہے

انہوں نے مجھے کوئی خط نہیں لکھا، پروفیسر غفور

[illegible]

کالعدم تحریک استقلال نے اصغر خان اور پروفیسر غفور کے خطوط جاری کر دیئے

میں اجلاس کے ضمن مولانا نورانی کے پیغام کا انتظار کرتا رہا، پروفیسر غفور کے جوابی خط کا متن

[illegible]



انکم ٹیکس کی عدم ادائیگی پر بابرہ شریف کی جائیداد قرق کر لی گئی

طالش، فردوس، ممتاز، وحید مراد اور کئی دوسرے افراد کو بھی نوٹس جاری ہو گئے

[illegible]

اکبر بگٹی سے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی ملاقات

[illegible]

شیخ عبداللہ کی تقریر کے کیسٹ

[illegible]

میرے موقف کی تصدیق ہو گئی، پروفیسر غفور

[illegible]

پردے کے مسئلہ پر حکومت اور ایم آر ڈی دونوں ایک ہیں، منور حسن

[illegible]

جیتی جاگتی زندگی

مس فرخ، آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

کھیل بگڑ گیا ہے

کچھ عرصہ قبل میرے بڑے بیٹے نے مجھ سے کہا کہ وہ ایک لڑکی میں دلچسپی رکھتا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آپ سے ملانے کی خاطر لے آؤں۔ میں نے اس پر دقیانوسی ماؤں کا رویہ اختیار نہیں کیا اور اسے بخوشی ایسا کرنے کو کہا۔

پھر وہ لڑکی ہمارے ہاں آئی۔ وہ ایک کورس کر رہی تھی۔ اس لئے وہ لڑکی کبھی کبھار آتی۔ وہ مجھے بہت اچھی لگنے لگی۔ میری کوئی بیٹی نہیں ہے اسے پاکر مجھے یوں لگا جیسے مجھے میری بیٹی مل گئی۔ وہ کچن میں میرے ساتھ کام کرواتی ہم دونوں بہت باتیں کر لیتے۔

میں نے اپنے میاں سے بھی بات کی وہ اس پر خوش ہو گئے۔ اور کہا کہ جب چاہیں ہم دونوں کی شادی کر دیں گے۔ پھر یکایک اس نے آنا بند کر دیا۔ پہلے تو میرا بیٹا کہنے لگا کہ وہ مصروف ہے۔ اس کے امتحان ہونے والے ہیں۔ پھر ایک روز کہنے لگا اسے اب بھول جائیے۔ وہ آپ کی بہو نہیں بن سکتی۔ اس روز سے میرا دل بہت پریشان ہے۔ میں اس سے وجہ پوچھتی ہوں وہ کچھ نہیں بتاتا۔

مسز ایم۔ جی۔

بڑا الجھا ہوا ہوگیا ہے۔ لیکن اتنی سی بات ہے نوجوانوں کی نفسیات کا ایک پہلو ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر ان کی پسند پر دھاوا بولا جائے۔ اس کی مخالفت کی جائے تو یہ لوگ مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں آپ نے اس سے شادی کی اجازت نہ دی تو میں خودکشی کر لوں گا۔ جب آپ نے معاملات اور معاملہ بڑا آسان کیا تو صاحبزادے بدک گئے۔

کتنے اچھے حالات تھے۔ آپ کو اپنی ہونے والی بہو بیٹیوں جیسی لگی۔ وہ لڑکی یقیناً اچھی ہوگی لیکن کچھ لوگ اپنی ذات میں اچھے ہونے کے باوجود دوسرے فریق کے لئے ناموافق ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ان دونوں نے اپنی ذمہ داری پر بات آگے بڑھانا چاہی تھی۔ آپ نے یہ رشتہ طے کیا ہوتا تو اس کے ٹوٹنے پر زحمت محسوس کرتیں۔ اب صرف افسوس ہے۔ جو وقت کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔ جس نے اس لڑکی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے وہ ہی انکار کر رہا ہے تو پھر آپ کیا کر سکتی ہیں۔

ہو سکتا ہے ان دونوں کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو۔ اپنی تسلی کے لئے کسی طرح اس لڑکی سے مل لیں۔ اگر وہ دونوں واقعی اس تعلق کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں تو آپ کو بھی دل پر پتھر رکھنا ہوگا۔ آپ اپنے بیٹے سے کسی قسم کی پوچھ گچھ نہ کریں۔

بے سا بزرگ نفسیات اسے قربانی تعلق ہے مگر اس کا نام بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس کے پس پردہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ضرور ہوتا ہے۔ کبھی کسی نے کوئی برا سلوک کیا ہو۔ کوئی حادثہ پیش آیا ہو۔ یا آپ نے اپنے والدین کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ آپ نے تفصیل نہیں لکھی۔ اس لئے اس کی اصل وجہ معلوم کرنا مشکل ہے۔

بہرحال شادی کے بعد آپ اپنے میاں کو اپنے خوف کے بارے میں صاف صاف بتا دیں پھر یہ ذمہ داری ان کی ہے کہ آپ کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ جو لڑکیاں بہت شریف اور نیک ہوتی ہیں۔ انہوں نے صدارت اور مرد کے اس تعلق کو برائی کی صورت میں جانا ہوتا ہے۔ ان کے لئے میاں بیوی کے باہمی تعلق کو اچھے پیرائے میں لینا اور اسے قبول کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بہرحال آپ کو اپنے شوہر کا تعاون ملے گا تو یہ پریشانی ختم ہو جائے گی۔

آپ اپنی موجودہ خوشی کو دامن پھیلنے اور بڑھنے سے روک نہ سکیں تو اپنے جائیں، باقی ذمہ داری آپ کے رفیق حیات کی ہے۔

ذہنی پختگی کی خاطر

میری عمر اٹھارہ سال ہے۔ میری منگنی ہو چکی ہے۔ میرا منگیتر "س" میرے چچا کا بیٹا ہے وہ یہاں پڑھنے کی غرض سے آیا تھا کچھ عرصہ وہ ہمارے گھر رہا۔ پھر یونیورسٹی ہوسٹل چلا گیا۔ اب وہ صرف ویک اینڈ پر کبھی کبھار آتا ہے۔

نہ میں نے اور نہ میرے ابو نے کبھی سوچا تھا کہ "س" سے میری شادی ہوگی۔ وہ ابو کے بھائی کا بیٹا تھا اس لئے اس کی تعلیم وغیرہ کے انتظامات کرنا ان کا فرض تھا۔ ہمارے ہاں قیام کے دوران ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔ پھر چچا اور ابو کے درمیان بات چیت ہوئی چچا بخوشی اس پر راضی ہو گئے۔ کوئی سال بھر قبل چچا چچی یہاں آئے اور ہماری منگنی ہو گئی۔

بظاہر "س" بھی اس رشتے پر بہت خوش ہے۔ لیکن اس کی ایک خراب عادت سے میں بہت پریشان ہوں۔ مثلاً اس کا فون آئے گا کہ میں کل آؤں گا۔ میں انتظار کرتی رہتی ہوں۔ لیکن وہ نہیں آتا۔ پھر وہ اس پر شرمسار بھی نہیں ہوتا۔ معذرت بھی نہیں کرتا۔ البتہ فون کر کے کہے گا۔ اچھا اس جمعہ کی شام ضرور آؤں گا۔ یہ کئی بار ہو چکا ہے۔ سوچتی ہوں شادی سے پہلے ہی اس کا یہ حال ہے تو بعد میں تو یہ بہت ستائے گا۔

ر۔ش۔ م

آپ کی بات اتنی غلط بھی نہیں ہے۔ ایسے رویوں کے ساتھ یقیناً بہت سے وسوسے، کچھ خدشات سوچ میں ضرور ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی اس طرح اس ملک میں آنے والے لڑکوں کو ایک لالچ ضرور ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر کسی برطانوی شہریت رکھنے والی لڑکی سے شادی ہو جائے تو بہت سی مرادیں بر آئیں گی۔ دونوں باتیں ممکن ہیں۔ وہ شخص ایک موقع کی تلاش میں تھا وہ مل گیا۔ آپ سے منگنی ہو گئی۔ اس میں جذبات کا دخل نہ تھا۔ اگر وہ آپ کے لئے پسندیدگی کے جذبات رکھتا تو شاید وہ یہ چاہتا ہے کہ شادی سے پہلے تمام پہلو سمجھ لے۔ پھر تو اتنی کا بھی سے شادی کرنی ہی ہے۔

غیرہ محض تصویر کا ایک رخ ہے دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ ہر ویک اینڈ پہ اسے وہ اور

شادی کا ڈر

عنقریب میری شادی ہونے والی ہے میری عمر بیس سال ہے۔ میرے ہونے والے شوہر پہلے بھی شادی شدہ ہیں۔ یہاں میں یہ بتاتی ہوں کہ یہاں پلنے بڑھنے کے باوجود میں ایک مشرقی گھرانے کی اچھی لڑکی ہوں۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے شادی سے بہت ڈر لگتا ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہوں گی۔ حالانکہ مجھے دلہن بننے سنورنے کا، زیورات پہننے اور بننے سنورنے کا بہت شوق ہے۔ سوچتی ہوں کاش میاں بیوی کے درمیان کوئی اور تعلق نہ ہوتا۔ خدا جانے میرا کیا ہوگا۔ میں ماں باپ کی عزت کے ڈر سے شادی سے جواب بھی نہیں دے سکتی۔

ایک لڑکی

ایسا کیجئے کہ بھی نہیں یہ خوف بہت عام



جھنجھلا اٹھتی ہوں۔ شکر ہے میرا بچہ مجھے زیادہ تنگ نہیں کرتا۔ میں اس کے لئے دوسری عورتوں کی طرح دیوانی نہیں ہوں۔ وہ میری اولاد ہے اس کی دیکھ بھال میرا فرض ہے۔ میری بہن کہتی ہے کہ نہ جانے تم کیسی ماں ہو!

ف۔ ا۔ خ۔

آپ کی پیاری بہن کو کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ان پیارے پیارے بچوں کی شرارتیں شور و غل اور بعض اوقات تخریبی کارروائیاں کافی پریشان کن ہوتی ہیں۔ لیکن مائیں ان تمام حرکتوں کو اس لئے برداشت کر لیتی ہیں کہ وہ ان سے محبت کرتی ہوں۔ جب کہ کوئی غیر متعلقہ شخص انہیں کیسے برداشت کرے گا۔ ویسے بھی کئی لوگ شروع سے بچوں سے پیار نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ وہ اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتے۔

بہرحال اگر آپ کچھ دیر کے لئے بچے کو ماں کے پاس چھوڑ کر کہیں چلی جاتی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ موقع ملے تو ملازمت بھی کریں اس طرح آپ کچھ وقفے کے بعد سے ملیں گی تو اس سے بہتر برتاؤ کریں گی۔ زیادہ نرمی سے پیش آئیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ ہر وقت اس کے ساتھ رہیں، اور ہر تھوڑی دیر بعد اس پر چیخیں یا چپت لگا دیں۔

میں گزارنا چاہتا ہو اس عمر میں لڑکوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کا موقع بھی ملنا چاہیئے۔ اسی طرح ان میں ذہنی پختگی آتی ہے۔ بہرحال آپ آئندہ اس کے ساتھ سنجیدگی سے بات کریں۔ کہیں کہ جی چاہے تو ضرور آئیں مگر مجبوری نہیں ہے۔ نہ ہی جھوٹا وعدہ کریں۔ جب فرصت ہو، آنا چاہیں بسر و چشم ضرور آئیں۔ اس طرح وہ آپ کو انتظار کی اذیت میں نہیں چھوڑے گا۔

بچے اچھے نہیں لگتے

میری شادی کو دو سال کا عرصہ ہوا ہے میرا ایک بیٹا ہے۔ میں شادی سے پہلے ملازمت کرتی تھی شادی کے کچھ عرصہ بعد جب امید سے ہوئی تو ملازمت چھوڑ دی۔ مجھے اپنے بچے سے بہت پیار ہے۔ لیکن میں اسے ہر وقت اپنے ساتھ چپکائے ہوئے نہیں رکھنا چاہتی۔ کبھی کبھار اسے امی کے پاس چھوڑ کر شاپنگ وغیرہ کے لئے چلی جاتی ہوں۔ اب میرا خیال ہے کوئی کام شروع کروں۔ میری امی نواسے کو دن کے وقت اپنے پاس رکھنے کو تیار ہیں۔

میرے پڑوس میں ایک دو پاکستانی خاندان آباد ہیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا تو وہ بہت حیران ہوئیں۔ میں انہیں دیکھتی ہوں کہ وہ ہر وقت اپنے بچوں میں مصروف رہتی ہیں مجھے یہ سب اچھا نہیں لگتا۔ کیا میں نارمل نہیں ہوں۔ ایک بات کا اقرار کرتی ہوں کہ مجھے کبھی بچے اچھے نہیں لگے۔ میں ان کی ہر وقت کی چیں چیں سے

اپنی عادت سے پریشان ہوں

ابھی سائنس کا طالب علم ہوں مجھے فزکس کا مطالعہ کرنا بہت پسند ہے جو سوال ذہن میں نہیں آتا ہر وقت عجیب سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں جن کے جواب میں خود ہی جانتا ہوں ہر چیز کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرتا ہوں اور اپنے ذہن میں ابھرنے والے ہر سوال پر اپنی تمام تر ذہنی قوت صرف کرتا ہوں اپنی اس عادت سے خود بھی بہت پریشان ہوں۔

خرم

بھائی یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ اپنی فطرت کے مطابق ہر چیز کی گہرائی میں اترنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ عادت بڑی اچھی ہے خواہ مخواہ پریشان مت ہوں۔ آج کل

عورت

اسلامی معاشرے میں عورت کو وہ بلند حیثیت حاصل ہوئی جس کی نظیر دنیا کی کسی سوسائٹی میں نہیں پائی جاتی۔ مسلمان عورت دنیا اور دین میں مادی عقلی اور روحانی حیثیات سے عزت اور ترقی کے ان بلند سے بلند مدارج تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اس کا عورت ہونا کسی مرتبے میں بھی اس کی راہ میں حائل نہیں ہے۔ آج اس بیسویں صدی میں بھی دنیا اسلام سے بہت پیچھے ہے اس کا انتہائی ارتقاء اب بھی اس مقام تک نہیں پہنچا ہے جس پر اسلام پہنچ چکا ہے۔ مغرب نے عورت کو جو کچھ دیا ہے، عورت کی حیثیت سے نہیں دیا ہے بلکہ مرد بن کر دیا ہے۔ عورت درحقیقت اب بھی اس کی نگاہ میں ویسی ہی ذلیل ہے جیسی پہلے دور جاہلیت میں تھی۔ گھر کی مالکہ شوہر کی بیوی، بچوں کی ماں، ایک اصلی و حقیقی عورت کے لئے اب بھی کوئی عزت نہیں۔ عزت اگر ہے تو اس مرد مونث یا زنانہ مذکر کے لئے ہے جو جسمانی حیثیت سے تو عورت ہو مگر دماغی اور ذہنی حیثیت سے مرد ہو۔ تمدن و معاشرت میں مرد ہی کے سے کام کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ انوثت کی عزت نہیں رجولیت کا خراج ہے۔

زندگی کے ایک پہلو میں عورتیں کمزور ہیں اور مرد بڑھے ہوئے ہیں۔ دوسرے پہلو میں مرد کمزور ہیں اور عورتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ تم غریب عورتوں کو اس پہلو میں مرد کے مقابلے پر لاتے ہو جس میں وہ کمزور ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عورتیں ہمیشہ مردوں سے کمتر رہیں گی۔ تم خواہ کیسی ہی تدبیر کرلو ممکن نہیں کہ عورتوں کے صنف سے ارسطو، ابن سینا، کانٹ، ہیگل، خیام، شیکسپیئر، سکندر، نپولین، صلاح الدین، نظام الملک طوسی اور بسمارک کی ٹکر کا ایک فرد بھی پیدا ہوسکے۔ البتہ تمام دنیا کے مرد چاہے کتنا ہی سر مار لیں اپنی پوری صنف سے ایک معمولی درجہ کی ماں بھی پیدا نہیں کر سکتے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

انسانی سائنس میں اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ اسی تحقیق اور غور و فکر کے طریقے پر چلتے رہے تو آپ اپنے ذہن میں زندگی کا بہتر اور کامل تجزیہ کریں گے۔ وہ اپنے عظیم تر مقصد کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ آپ کو ملک و قوم کی بیش قیمت خدمات کا موقع ملے گا۔

دل پہ جو لکھے تھے چہرے پہ ابھر آئے وہ نقش

ظلمت کی سر براہی والی دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت کے کشمیر میں ۱۹۹۰ء کی ایک شب کو پولیس اہلکاروں کی پکڑ ایک اسکول ٹیچر تھی۔ اور سا سبب یہ کہ اس پر سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ اور اس پر ظلم کی انتہا کر دی گئی۔ سارے بال نوچ لئے گئے۔ ٹھوکروں سے مارا۔ لاٹھیوں سے پیٹا۔ جسم کو جلتے ہوئے سگریٹوں سے داغا گیا۔ ارجنہ سب کچھ برداشت کرتی رہی۔ مگر جب اس کی بھابی کو اس کی آنکھوں کے سامنے نشانہ ستم بنایا گیا تو بدنصیب ارجنہ کے ہوش و حواس جواب دے گئے۔ اور وہ لنگڑی لولی بے حس اور زندہ لاش میں تبدیل ہو گئی۔ جسم کا کوئی عضو سلامت نہ تھا۔ اس پر سکتے کی کیفیت طاری تھی۔ انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کو کئی برسوں بعد جب ارجنہ کے بارے میں پتہ چلا اور اس نے بھارتی حکومت پر زور ڈالا کہ وہ ارجنہ کو علاج کے لئے ناروے جانے کی اجازت دے۔ اور بالآخر ایمنسٹی اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئی۔ اور اوسلو نے ارجنہ کو یونیورسٹی ہسپتال میں تشدد کا نشانہ بننے والوں کی بحالی اور تحقیق کے بین الاقوامی سینٹر میں داخل کرا دیا۔ ڈاکٹروں کی بھرپور توجہ اور علاج سے اس کے ہونٹوں نے کام کرنا شروع کر دیا۔ سائیکو تھراپسٹ اس کے ذہنی صدمے کو کم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہسپتال کے ایک ملازم کی ہمدردی نے اسے اور سرگرم چلنے پھرنے میں مدد دی۔ بعد ازاں ارجنہ نے اسی ملازم سے شادی کر لی۔ ارجنہ ماضی کو فراموش کر کے ناروے میں آباد ہو گئی ہے۔ کیونکہ بچپن کا مہکتا بلا کسی نسلی امتیاز کے دنیا بھر میں کہیں بھی ظلم و تشدد کا نشانہ بننے والوں کی بہبود کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

یہ خبر پڑھ کر مجھے ایسا لگا جیسے یہ میری خبر ہے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یونیورسٹی جاتے ہوئے۔ اسکول میں پڑھاتے ہوئے۔ شاپ کی کھٹا کھٹ میں تیزی سے گزرتے ہوئے وقت میں۔ بے تحاشا گھر میں بیٹھ کر صبح سے شام اور شام سے رات اور رات سے صبح کرتی ہوئی تمام لڑکیاں۔ مجھے ایسا لگا کہ یہ میں ہوں۔ یہ تو زندگی میں اتنی مطابقت کیوں آگئی ہے۔ یکسانیت کیوں ہے ہر کام روٹین اور کبھی کبھار ہے۔ پر

بیانِ شوق

عطیہ اقبال زیدی

واقعہ اہم ہے بھی اور نہیں بھی۔ ایسا کیوں لگا ہے؟ اور پھر یہ احساس کیوں ہو گیا ہوں۔ میں سارا وقت آفس میں کام کرتے ہوئے۔ یونیورسٹی جاتے ہوئے۔ شاپ کی کھٹا کھٹ میں تیزی سے گزرتے لمحوں میں بے کار گھر میں بیٹھ کر صبح سے شام اور شام سے رات اور رات سے پھر صبح کرتے ہوئے۔ یہی سوچتی رہی ... سوچتی رہی ... یہی سوچتے سوچتے ... وقت کی دھول میرے چہرے پہ جمتی رہی۔ تھکتی رہی۔ میں روز مرتی رہی۔ میں روز جیتی رہی۔ وقت کی مٹھی کا اثر ہوتی رہی لمحہ لمحہ زندگی مختصر ہوتی گئی۔ وقت کے پروں میں یہی بجتا رہا سازِ حیات ... موت کے قدموں کی آہٹ تیز تر ہوتی گئی۔

وہ ساری باتیں، ساری سوچیں، خوبصورت خیالات

حسین دل کو چھو لینے والے اشعار، آنکھوں کا حسن۔ دل کی خوبصورتی۔ جمال و گیرائی۔ دلکش مسکراہٹ دل کو چھو لینے والی کچھ داغ داغ ہو گیا ہوتا چلا جا رہا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ کوئی نہیں۔ کوئی نہیں جو ان منگڑی، ٹوٹی، زندہ لاشوں کو پھر سے زندگی بخشے! کسی کی بھرپور توجہ چہرے ہونٹوں کو کام کرنا سکھائے! کوئی سائیکو تھراپسٹ نہیں جو فضول رسموں کے اس ذہنی صدمے کو مندمل کرے!

کوئی ادارہ کوئی ایمنسٹی انٹرنیشنل کوئی عالمی ضمیر! کوئی تو ہو!!! کوئی بھی نہیں جو ڈھونڈ لائے۔ دیکھ سارے اربعلاؤں کے بال نوچ لئے گئے ہیں مسکراہٹ چھین لی گئی ہے۔ ہوش و حواس جواب دے رہے ہیں مگر میں بھی کتنی بے وقوف ہوں۔ یہ کوئی سیاسی مجرم تو نہیں جن کو ڈھونڈ نکالا جائے۔

انہیں لاٹھیوں سے پیٹا نہیں گیا ہے!
ٹھوکریں نہیں ماری گئی ہیں!
سگریٹوں سے داغا نہیں گیا ہے۔

پھر بھی عالمی ضمیر کو کیوں جھنجھوڑنا چاہتی ہوں۔ یہ تو سماج کے معاشرے کے مجرم ہیں۔ مگر کیوں؟ کیا قصور ہے ان کا۔ پتہ نہیں شاید یہ خود کو بھی معلوم نہیں۔ پھر میں کیوں خود اپنی تنہائی سے مخاطب ہوں۔ یہ کیوں لکھ رہی ہوں۔ ہاں اچھا یہ کوئی خوف کوئی ناپیدہ ہاتھ مجھے روکتا ہے۔ وہ میں کہیں ہوجاؤں گی۔

مگر نہیں۔ میں فرہاد ہوں گی۔ ہیں صدیوں سے چھپے نقش بے حجاب میں لاؤں گی۔ بیان کا شوق بھی چھپے گا ان کو دل پہ جو لکھے تھے چہرے پہ ابھر کے وہ حرف محنت شرمندہ ہیں اپنی ناپختگی سے ہم

منتخب افسانہ

محمد احسان ۔ پیرس



دسمبر کے آخری دن تھے برف باری کا سلسلہ کئی دن سے جاری تھا اور آج تو برف کی انتہا ہو گئی تھی۔ بلڈنگ کے بلند و بالا کی کھڑکی سے مسلسل برف ہٹانے میں مصروف تھے لیکن برف کا طوفان تھا کہ تھمتا ہی نہ تھا۔

وہ ایک کیفے میں بیٹھا ہوا کافی سے بھرے کے گلاس کو گرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جو برف باری سے بچنے کے لئے شیڈ کے نیچے آ کر کھڑی ہو گئی تھی اس نے دیکھا کہ وہ بہت سندر لڑکی تھی۔ اس نے ایسا سندر روپ کم ہی دیکھا تھا۔

سانولا چہرہ۔ دو خوبصورت آنکھیں اور بھر شانوں پر بکھرے ہوئے سیاہ بال۔۔۔۔ وہ چند لمحوں تک اسے دیکھتا رہا اور پھر جیسے اس کے حسن میں کھو گیا۔

اچانک نظریں چار ہوئیں۔

وہ حسب عادت مسکرا دیا۔ اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ اس کے جواب میں وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے ملا تو اس کے من میں جلترنگ سے بج اٹھے تھے۔۔

لیکن اب یہ جلترنگ نہیں بجتے تھے۔

بس عجیب قسم کا احساس ہوتا تھا۔۔۔ کہ یہ محبت کا بھی عجیب کھیل ہے؟

محبت کیا ہے؟

کبھی کبھی تو وہ اس فلسفے پر بہت غور کرتا تھا۔

اس نے کئی بار کسی سے گھنٹوں باتیں کیں ہیں۔

اور کوئی کوئی تو اسے بہت اچھا لگا ہے۔؟

اور کسی کسی کی یاد نے بہت دیر تک پیچھا کیا ہے۔۔۔۔

لیکن جانے کیوں محبت نہ ہوئی۔

اور اب تو وہ ہر بات بھول جانے کا عادی ہو چکا ہے۔

اس نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر بھرپور تبسم تھا گویا نظریں آپس میں ملتیں تو یہ تبسم اور گہرا ہو جاتا۔ اس نے سوچا آخر یہ سلسلہ کب تک چلے گا کیوں نہ وہ اسے بیٹھنے کی دعوت دے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ انکار کر دے گی۔ اور پھر جب اس سے نظریں ملیں تو اس نے آنکھوں کی ہلکی سی جنبش سے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ اس نے سوچا ممکن ہے۔ اسی وقت اس کے خیالوں میں بھی کوئی بسا ہوا ہو۔

اور وہ اس کے قریب آ کر دھیرے سے بیٹھ گئی اور بڑی ادا سے مخاطب ہوئی۔

"کیا بات ہے؟"

"بس یونہی۔۔۔۔ دفعتاً آپ مجھے بہت اچھی لگی ہیں۔ کیا آپ میرے ساتھ چند لمحے گزارنا پسند کریں گی؟"

وہ خاموش رہی۔ بس اپنے ناخن کریدتی رہی۔

اور پھر اس نے اس کیلئے کافی کا آرڈر دیا۔ گرما گرم کافی کی چسکیوں میں اس نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔

وہ اسے بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں کیا بات ہے۔"

"نہیں تو۔۔۔" وہ بڑی اپنائیت سے بولی جیسے وہ اسے برسوں سے جانتی ہو۔

"باہر بہت طوفان ہے۔ آپ اس خراب موسم میں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔" وہ بے پروائی سے بولی۔ "کافی بھی ٹھنڈی ہو جائے گی۔"

"شکریہ" وہ آہستگی سے بولی۔

آپ میری بے تکلفی پر حیران ہیں۔ دراصل مجھے اجنبیوں سے گھل مل جانے کی عادت ہے۔

وہ اپنے دھن میں جانے کیا کچھ کہتا رہا اور وہ بات بات پر ہنستی رہی۔ ہنستے ہنستے وہ بہت خوبصورت نظر آتی۔ اچانک باتیں کرتے کرتے

اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی کسی سے محبت کی ہے؟

اور وہ چونک پڑا۔

ہاں لڑکیاں بہت ملی ہیں۔ لیکن اب تک کسی سے محبت نہیں کر پایا۔ لیکن لیکن۔۔۔ وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ اور اس کے حسین آنکھوں میں کھو گیا

لیکن کیا۔۔۔؟

بس ایسا لگتا ہے جیسے مجھے کسی کا انتظار تھا

اور۔۔۔ اور۔۔۔ ذرا ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں

اور وہ مدہوشوں کی طرح اسے دیکھتا رہا۔ درحقیقت وہ اس کے خیالوں پر چھا رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے جب اس کی دعوت پر اس کے پاس آئی تھی تو اس نے اسے اجنبی دوست سے زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کا مسحور کن انداز متاثر کرتا گیا۔ اور اس لمحے جب اس نے جھک کر بات بتائی تو اسے وہ دل کے بہت قریب لگی۔ اور جانے کیوں اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اب اگر یہ بچھڑ گئی تو وہ اسے کبھی بھول نہ پائے گا۔

"اور شاید اس کا نام محبت ہے"

"کیا بات ہے کیا سوچ کر مسکرا رہے ہو؟"

وہ دفعتاً اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی۔۔۔۔

"بس یونہی ایک خیال ذہن میں آیا تھا"

"کیسا خیال" وہ اس پر جھک گئی۔

"یہی کہ ایک ہستی دفعتاً میرے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر گئی ہے۔"

"کون ہے وہ؟"

"اس کی صورت میری آنکھوں میں جھلک رہی ہے"

"کہاں؟"

"ادھر۔۔۔۔"

کیا بات ہے۔ آپ بول نہیں رہیں۔ بولئے نا۔ دیکھئے تھوڑی دیر کے بعد ہم جدا ہو جائیں گے۔۔۔ ممکن ہے۔۔۔ کوئی بات یاد رہ جائے۔

اور وہ اس کی باتوں پر بے تکلفی سے ہنستی رہی۔ اور وہ دونوں بہت مختصر لمحوں میں ایک دوسرے کے قریب ہوتے گئے۔

وہ بھی دیر تک باتیں کرتی رہی۔ اس نے بتایا کہ وہ سپر مارکیٹ میں ملازمت کرتی ہے۔

وہ ایک چھوٹے سے خاندان کی فرد ہے لیکن گھر کا اپنا ذاتی مکان اور تقریباً زندگی کی ہر آسائش حاصل ہے۔ زندگی کی بہاریں دیکھ چکی ہے

۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔ کس چیز کی کمی ہے۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہاں۔۔۔ وہ آہستگی سے بولی۔۔۔

کیا ہے وہ؟ وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

اچھے ساتھی کی تلاش۔۔۔

اچھے ساتھی سے کیا مراد ہے؟ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا جو نرم دل ہو۔ جسے کبھی کبھی غصہ آئے اور جس کے دل میں دولت کی بجائے انسانیت کا درد ہو۔ بڑی بات جس میں فریب اور جھوٹ بولنے کی عادت نہ ہو۔۔۔؟

"اور آپ کو ایسا ساتھی ملا" وہ حیرت سے بولا۔

"یہ راز کی بات ہے۔ لائیے کان ادھر لائیے۔"

اور وہ اس کے قریب ہو گیا۔ اتنا قریب کہ سانسوں کی مہک سانسوں کو معطر کرنے لگی۔

"دیکھئے! آج جمعرات آج شام میری ایک ضروری اپائنٹمنٹ ہے۔ کل بھی میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ہفتہ کی شام میں فری ہوں۔ ایسا کریں گے کل شام اکٹھے گزاریں گے پہلے ایک فلم دیکھیں گے۔ پھر ایک اچھے ریستوران میں کھانا کھائیں گے۔ پھر اس کے بعد شہر کے خوبصورت کلب میں جائیں گے۔ اور پھر۔۔۔ کیوں ٹھیک ہے؟"

تھوڑی دیر بعد وہ چلی گئی۔ کل شام کی ملاقات کا وعدہ کر کے وہ دیر تک اس سمت کو دیکھتا رہا جس سمت کو وہ گئی تھی۔۔۔

برف باری تھم چکی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا گھر تک پہنچا۔ اور پھر گھر میں داخل ہوتے ہی دروازے کے ساتھ لگے ہوئے لیٹر بکس پر نظر پڑی تو وہ ٹھٹک پڑا۔ ایک عرصے کے بعد لیٹر بکس آباد نظر آ رہا تھا۔

اس نے جلدی جلدی لفافہ چاک کیا۔

چھوٹی بہن کا خط تھا۔

وہ چند لمحے اس خط کو گھورتا رہا۔

وہ جانتا تھا کہ اس خط میں کیا لکھا ہو گا یہی کہ بھائی جان پیسے بھیجو۔ کئی ماہ سے خرچ نہیں دیا ہے۔ ماں بیمار ہے۔۔۔

اس نے سوچا کیا اس کی کمائی پر اس کا حق نہیں ہو سکتا۔

ابھی کل ہی تنخواہ ملی تھی۔

دفعتاً اس کے ہاتھ جیب تک گئے لیکن وہ ہاتھ صرف جیب ٹٹولتے رہ گئے۔

وہاں تو کچھ بھی نہ تھا۔ کوئی اس کی جیب صاف کر گیا تھا۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑنے لگا۔

اس نے افراتفری میں ہر جیب ٹٹول ڈالی مگر کچھ نہ ملا۔ سوائے تہہ شدہ مڑے ہوئے کاغذ کے ایک ٹکڑے کے جس پر شکستہ تحریر میں لکھا تھا۔۔۔۔

"میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ مجھے اپنے قریب آنے کی دعوت دی۔ تمہاری جیب صاف کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ اپنی خالی جیب دیکھ کر تم میری محبت کو کبھی بھول نہ پاؤ گے۔۔۔"

وہ ٹکٹکی باندھ کر اس تحریر کو دیکھتا رہا۔

اور پھر اس کے ذہن میں وہ تبسم، وہ شوخ گفتگو۔۔۔ وہ پیار ڈنک مارنے لگا۔

کچھ دیر قبل گزری ہوئی وہ شام اسے بہت منحوس نظر آئی۔

اس نے سوچا۔ جلنے کیوں ہم ایک فرد سے اتنی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں۔ اس کی آنکھوں میں جیسے پانی اتر آیا۔ اس نے شکستہ دل سے اس تہہ شدہ مڑے کاغذ کو کوڑے میں پھینک دیا۔ اور گھر سے آئے ہوئے خط کو پڑھنے لگا۔

کچھ دیر قبل گزری ہوئی شام اس کے لئے منحوس ثابت ہوئی

fortnightly
al-Hilal
Vol.12 No.6 — 50 ¢
June 10, 1983
Phone: (416) 474 9292
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

افغان مجاہدین کی تمام تنظیموں کو ضم کر دیا گیا

اتحاد مجاہدین اسلامی افغانستان کا قیام ۔ پروفیسر عبدالرسول سیاف امیر منتخب ہو گئے

فتح کا راستہ ہموار ہو گیا، مجاہدین کو مبارکباد



پروفیسر عبدالرسول سیاف

جعلسازی پر ہارون احمد کو فوجی عدالت سے قید و جسمانی سزا

آٹھ لاکھ روپے جرمانے کے علاوہ ایک سال قید با مشقت ۔ دیگر پانچ افراد کو بھی سزائیں سنائی گئیں

آرکیٹیکٹ اور اسسٹنٹ کنٹرولر بلڈنگ کو بری کر دیا گیا، سڑک کو پلاٹوں میں تقسیم کرکے فروخت کیا تھا



صرف تہمت پر قید کرنا ظلم ہے۔ مفتی ولی حسن

کُردوں کی سرکوبی کے لئے ترک فوج عراق میں داخل ہو گئی

کُردستان کی لڑائی، فریقین کا بھاری نقصان، عراق سے اجازت لی گئی تھی

دربار صاحب میں اللہ اکبر کے نعرے

حیدرآباد میں آٹھ افراد ہلاک اور ایک ہزار شدید زخمی

مقبوضہ کشمیر میں کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے حامیوں کی مزید جھڑپوں میں تین سو افراد زخمی

مسز گاندھی کے دورہ پنجاب کے آغاز پر ایک نرنکاری سکھ ہلاک کر دیا گیا

ایرانی حکومت پاکستان کو مضبوط ملک دیکھنا چاہتی ہے